REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم ۔ و علٰی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۲ — شمارہ ۸

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر۔

شرح چندہ
سالانہ ۲۶ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۷۵ روپے
فی پرچہ ۶۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516.

۱۰ جمادی الاوّل ۱۴۰۳ھ — ۲۴ تبلیغ ۱۳۶۲ ہش — ۲۴ فروری ۱۹۸۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۲ تبلیغ (فروری) ۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت متعلق مورخہ ۸۳-۲-۲۰ کو ربوہ سے آنے والے ایک مہمان کی زبانی موصول ہونے والی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ "حضور ان دنوں کراچی اور سندھ کے سفر پر ہیں ۔ اور حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی ، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں ۔

قادیان ۱۲ تبلیغ (فروری) ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و بچگان مورخہ ۸۳-۲-۱۵ کو دہلی اور حیدر آباد کے سفر سے بخیریت واپس قادیان تشریف لے آئے ہیں ۔ الحمد للہ ۔ سفر کی تکان اور موسم کی تبدیلی کے باعث محترم صاحبزادہ صاحب موصوف اور محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ کی طبیعت دو تین روز سے قدرے ناساز ہے ۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل صحت و شفایابی عطا فرمائے ۔ آمین ۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الکریم کوکب صاحبہ سلمہا جو ایک ماہ کے ویزا پر پاکستان سے قادیان تشریف لائی تھیں مورخہ ۸۳-۲-۱۸ کو اپنے بیٹے کے ہمراہ واپس پاکستان تشریف لے گئیں ۔ ★ ۔ مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں ۔ الحمد للہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ غلبہ اسلام کا زمانہ ہے

اس غلبہ کے لئے ہمیں اپنی جدوجہد کو انتہا تک پہنچانا ضروری ہے

جماعتہائے احمدیہ سری لنکا کے جلسہ سالانہ کیلئے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام

نگمبو (سری لنکا) میں مورخہ ۲۷ اور ۲۸ نومبر ۱۹۸۲ء کو منعقدہ جماعتِ احمدیہ کے سالانہ جلسہ کی مختصر رپورٹ قبل ازیں قارئینِ بدر کی خدمت میں پیش کی جا چکی ہے ۔ اس روحانی اجتماع کے لئے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو بصیرت افروز اور روح پرور پیغام ارسال فرمایا اس کا مکمل متن درجِ ذیل کیا جاتا ہے —— (ادارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم ۔ و علٰی عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ھُوَ النَّاصِر

برادرانِ جماعت و حاضرینِ جلسہ!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔

مکرم مولوی محمد عمر صاحب نے آپ کے سالانہ جلسہ کے لئے پیغام بھجوانے کو کہا ہے ۔ اس بارے میں میرا پیغام حضرت مسیح موعود مہدی مسعود علیہ السلام کا یہ شعر ہے ؎

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ غلبۂ اسلام کا زمانہ ہے ۔ مفسرین نے قرآن مجید کی آیت لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ (الصّف آیت ۹) کی تفسیر میں لکھا ہے کہ تمام ادیان پر اسلام کا غلبہ مسیح موعود علیہ السلام سے وابستہ ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں صادق و مصدوق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح و مہدی کی آمد کی خبر دی وہاں فرمایا

وَجَبَ عَلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُہٗ
اَوْ قَالَ اِجَابَتُہٗ ۔

(ابوداؤد کتاب الملاحم باب ما یذکر فی ذکر المہدی)

کہ مہدی موعود آئے تو ہر مسلمان پر اس کی مدد اور اس کی آواز پر لبیک کہنا واجب ہے ۔ اور اس غلبہ کے لئے ہمیں اپنی جدّ و جہد کو انتہا تک پہنچانا ضروری ہے ۔ خدا کی مدد موقوف ہوتی ہے اس امر پر کہ بندے اس کی تقدیر کو پورا کرنے کے لئے کس حد تک اپنے فرض کو پورا کرتے ہیں ۔

دیکھئے مامورِ زمانہ اپنی ابتدائی کتاب فتح اسلام میں فرماتے ہیں :-

"اسلام کے لئے پھر اُس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے ۔ لیکن ابھی ایسا نہیں ۔ ضرور ہے کہ آسمان اُسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں ۔ اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کیلئے نہ کھو دیں ۔ اور اعزازِ اسلام کے لئے ساری ذلّتیں قبول نہ کریں ۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے ۔ وہ کیا ہے ، ہمارا اُسی راہ میں مرنا ۔"

(فتح اسلام صفحہ ۱)

پس آپ دعاؤں ۔ قربانیوں ۔ محنت اور جانفشانی سے اُس دن کو قریب لانے کی سعی فرمائیں ۔ جب خدا کی یہ تقدیر پوری ہو ۔ ہم نے لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا ہے ۔ دلائل اور نیک نمونہ سے ۔ مذہب کی اشاعت کے لئے کسی تشدد اور جبر کی ضرورت نہیں ۔ دلوں میں ایمان کا بیج بونے کے لئے نیک تبدیلی کے لئے سختی کی نہیں نرمی ، محبت اور دعاؤں کی ضرورت ہے ۔ اور دعوتِ اسلام کے لئے قرآن نے ہمیں ایک بنیادی ہدایت دی ہے ۔ اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے :-

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ
وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۔

(النحل آیت : ۱۲۵)

کہ اپنے رب کی راہ کی طرف دانائی سے بلاؤ ۔ اس کے احکام کی فلاسفی لوگوں کو بتلاؤ ۔ اور اس طرح نصیحت کرو کہ لوگوں کے دل تمہاری موعظہ کی طرف مائل ہوں ۔ احسن طور پر خدا کا پیغام پہنچاؤ ۔ شیریں کلامی اور دلائل جب اُن کے ساتھ اچھے اخلاق ہوں اثر پیدا کئے بغیر نہیں رہتے ۔

آپ خاص طور پر بدھوں میں تبلیغ کی طرف توجہ کریں ۔ انہیں اسلامی نجات کی فلاسفی

(باقی دیکھئے صفحہ ۲ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)
منجانب:- عبدالرحیم و عبدالرؤف ، مالکان حمید سپر مارکیٹ ۔ صالح پور ، کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم ۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔

لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام

قادیان دارالامان میں جلسہ یومِ مصلح موعودؓ کا بابرکت انعقاد

پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر علماءِ سلسلہ کی معلومات افزا تقاریر!

رپورٹ مرتبہ :- خاکسار جاوید اقبال اختر

قادیان : ۲۰ تبلیغ (فروری) — آج صبح ٹھیک ۹ بجے مسجد اقصیٰ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئی مصلح موعودؓ کی یاد کو تازہ کرنے اور سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اہم بالشان کارناموں کو اُجاگر کرنے کے لئے محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔ انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان کی زیرِ صدارت جلسہ یومِ مصلح موعودؓ منعقد ہُوا۔ جلسہ میں احباب کی بکثرت شمولیت کی غرض سے صدر انجمن احمدیہ کے تمام ادارہ جات بند کر دیئے گئے تھے۔ جملہ افراد جماعتِ احمدیہ قادیان اجلاس کی کارروائی سماعت فرمانے کے لئے وقتِ مقررہ پر مسجد میں تشریف لے آئے۔ چنانچہ اجلاس کی کارروائی کا آغاز مکرم حافظ اسلام الدین صاحب کی تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر مولوی شبیر احمد صاحب ثاقب نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ اور مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب منڈاشی نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا مکمل متن پڑھ کر سُنایا۔ بعدہٗ اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کی ہوئی۔ آپ کی تقریر کا عنوان

"مُبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے"۔

تھا۔ فاضل مقرر نے آیاتِ قرآنیہ کی روشنی میں ثابت کیا کہ آسمان سے آنے یا نازل کئے جانے کا لفظ صرف مُبارک وجودوں کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے استعمال فرمایا ہے۔ پس سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے آسمان سے آنے سے مراد بھی یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت آپؓ کو حاصل ہوگی۔ اور علومِ قرآنیہ آپؓ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کئے جائیں گے چنانچہ یہ دونوں باتیں بکمال آب و تاب کے ساتھ سیدنا محمود المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے وجود میں پوری ہوئیں۔ جس پر ایک زمانہ شاہدِ ناطق ہے۔

اجلاس کی دُوسری تقریر محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان کی زیرِ عنوان

"وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا"۔

ہُوئی۔ محترم موصوف نے حضرت مصلح موعودؓ کی خلافت کے ابتدائی پُرفتن و پُرآشوب ایام کا نقشہ کھینچتے ہُوئے بتایا کہ اِن حالات میں سُرخرو ہو کر نکلنا اور ان سب فتنوں کا قلع قمع کر دینا آپؓ کے ذہین و فہیم ہونے کا بیّن ثبوت ہے۔ اِسی طرح آپؓ کے مبارک دَورِ خلافت میں جماعتِ احمدیہ کا دُنیا کے کونے کونے تک پھیل جانا بھی آپ کے ذہین و فہیم ہونے کی ہی دلیل ہے۔ آپؓ نے اپنے فہم و فراست کے ذریعہ نظامِ جماعت اور تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے عظیم منصوبے بنائے۔

اِس تقریر کے بعد مکرم وحیدالدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سُنایا۔

اجلاس کی آخری تقریر محترم مولوی عبدالحق صاحب فضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی ہوئی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا

"خُدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا"۔

فاضل موصوف نے بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کو تاریخی نُدرت اور انفرادیت عطا ہوئی تھی۔ گیارہ سال کی عُمر میں نماز نہ چھوڑنے کا مقدس عہد۔ سترہ سال کی عُمر میں رسالہ تشحیذ الاذہان کا اجراء اور بہت چھوٹی عُمر یعنی ۲۵ سال کی عُمر میں سریر آرائے خلافت ہونا جبکہ بعثتِ اُولیٰ و ثانیہ کے تمام خلفاء پچاس سال سے زائد کی عُمر میں تختِ خلافت پر متمکن ہوئے، آپؓ کے سر پر خدا تعالیٰ کا سایہ ہونے کو ثابت کرتے ہیں۔

آخر میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔ صدرِ مجلس نے صدارتی تقریر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے سیاسی اُمور میں بھی مکمل دسترس حاصل ہونے، سخت ذہین و فہیم ہونے۔ مُبارک وجود ہونے اور خُدا کا سایہ آپؓ کے سر پر ہونے کے بارہ میں آپؓ کی مبارک زندگی کے چند دلچسپ اور ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

بعدہٗ آپ نے اجتماعی دُعا کرائی جس کے ساتھ ہی یہ بابرکت مجلس ٹھیک پونے گیارہ بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی —!!

فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس فارسی کلام کا

منظوم ترجمہ بزبانِ اُردو

فارسی	اُردو
از نورِ پاکِ قرآں صبحِ صفا دمیدہ بر غنچہ ہائے دلہا بادِ صبا وزیدہ	قرآں کے پاک نور سے روشن ہوئی سحر غنچے دِلوں کے بادِ صبا سے گئے نکھر
ایں روشنی و لمعاں شمس الضحیٰ ندارد ویں دلبری و خوبی کس در قمر ندیدہ	سُورج میں بھی وہ تاب و تواں وہ چمک نہیں وہ حُسن وہ کشش نہیں دیکھا کوئی قمر
یوسف بقعرِ چاہے محبوس ماند تنہا ویں یوسفے کہ تنہا از چاہ برکشیدہ	تھا یوسف حسیں کہ رہا چاہ میں پڑا لیکن یہ نور چاہ سے لاتا ہے کھینچ کر
کیفیتِ علومش دانی چہ شان دارد شہدیست آسمانی از وحیِ حق چکیدہ	قرآں ہے کہ شہد ہے اِک آسمان کا اِس کے علومِ معرفت کا کیا تجھے پتہ
یک نیرِ صداقت چوں رُو بعالم آورد ہر بومِ شب پرستے در کنجِ خود خزیدہ	ظاہر ہوا جو مہرِ صداقت تو بُوم سب گوشوں میں جا کے چھپ گئے خود کو سمیٹ کر
اے کانِ دلربائی دانم کہ از کجائی تو نورِ آں خدائے کیں خلق آفریدہ	اے کانِ حُسن منبع ترا جانتا ہوں میں خلاقِ دو جہاں کا ہے تو نورِ سر بسر

(احقر العباد : شبیر احمد)

بقیہ صفحہ اوّل

اور اس کی اعلیٰ تعلیم سے آگاہ کریں۔ ابھی تک بدھوں میں تبلیغ کی طرف ہم نے توجہ نہیں کی۔ اسلام کی تعلیم عالمگیر ہمہ گیر اور آفاقی ہے۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ اپنے بدھ بھائیوں کی طرف ہم توجہ نہ کریں۔ اگر ہم انہیں یہ باور کرا دیں کہ دُنیا کی شانتی اور خدا کا قرب اب صرف اسلام میں ہی ہے تو انشاء اللہ وہ لوگ بھی اسلام کی طرف توجہ کریں گے۔

اللہ تعالیٰ سے میری یہ دُعا ہے کہ وہ آپ پر اپنے فضلوں کی بارش نازل فرمائے۔ آپ کی مساعی میں برکت ڈالے۔ آپ میں باہم اُلفت اور مودّت پیدا فرمائے جس کی طرف کشتی نوح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توجہ دلائی ہے۔ ایک دُوسرے کے قصوروں اور کوتاہیوں کو معاف کرو۔ سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو۔ نفس کی فربہی چھوڑ دو۔ اور ایسے ہو جاؤ جیسے ایک ماں کے پیٹ سے نکلے ہُوئے دو بھائی۔

خدا کرے آپ اور ہم سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے آقا حضرت رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں۔ آمین یارب العالمین۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

صرف اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جس نے عورت کے صحیح مقام کو پہچانا

اللہ نے عورتوں کو رحمت عطا کی ہے یہ اس لئے ہے تاکہ وہ آئندہ نسلوں کو سنوار جائیں

اپنی لذات کو اپنے ربّ سے وابستہ کریں۔ لذتوں کے معیار درست کریں

۲۹ر جولائی ۱۹۸۲ء کو لجنہ اماء اللہ کراچی سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سفرِ یورپ پر تشریف لے جاتے ہوئے کراچی میں قیام کے دوران مورخہ ۲۹ر جولائی ۱۹۸۲ء کو لجنہ اماء اللہ کراچی سے جو خطاب فرمایا تھا اُسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

"دنیا میں عورت کے مقام کا بہت کم احساس کیا گیا ہے اور عورت کی آزادی کے نام پر مختلف ممالک میں جو مختلف قسم کی تحریکات چل رہی ہیں اگر اُن کا بنظرِ غور مطالعہ کیا جائے تو معلوم یہ ہوگا کہ عورت کے مقام کو نہ پہچاننے کے نتیجہ میں وہ تحریکات ہیں۔ اس کے مقام کی عظمت کے احساس کے نتیجہ میں نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ صرف اسلام ہی وہ ایک مذہب ہے جس نے

عورت کے صحیح مقام کو پہچانا!

اس کی تعلیم دی۔ اس کی عظمت کو قائم کیا۔ اس کی عصمت کی حفاظت کا دعویٰ کیا۔ اور ایسے تمام خطرات سے متنبہ کیا جن میں مبتلا ہونے کے نتیجہ میں عورت اپنے مقام کو کھو دیتی ہے۔ اور اس مقام کو کھو دینے کے نتیجہ میں بعض دفعہ ساری قوم اپنے مقام کو کھو دیتی ہے۔

عورت کا پہلا حق اور سب سے عظیم مقام جو اسے ملنا چاہیئے وہ ماں کا مقام ہے۔ باقی سارے مقام ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور ماں کا عورت کے لفظ کے ساتھ ایک ایسا گہرا واسطہ، ایک ایسا گہرا رابطہ ہے کہ اس سے زیادہ دنیا کے کسی رشتے میں اور کوئی رابطہ تصور میں نہیں آسکتا۔ یہ اتنا گہرا رابطہ ہے اور اتنا عظیم رابطہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ صلہ رحمی کرو۔ رحمی رشتوں کا خیال کرو۔ کیونکہ رحمِ مادر کا لفظ اُسی مادے سے نکلا ہے جس سے رحمٰن۔ خدا تعالیٰ کا نام نکلا ہے۔ یہ ہے مقام عورت کا۔ اس سے زیادہ عظمت اور احترام کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ فرما رہے ہوں کہ اے عورت! تو جس حیثیت کے ساتھ یعنی اولین حیثیت کے ساتھ اور اپنے مقصد کے ساتھ دُنیا میں آئی ہے۔

تجھے خوش خبری ہو

کہ تیرا مادہ اور رحمٰن خدا کا مادہ ایک ہی ہے۔ چنانچہ اس مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ جو شخص رحمِ مادر سے تعلق قطع کر لیتا ہے۔ وہ رحمان خدا سے بھی قطع تعلق کر لیتا ہے کیونکہ ایک ہی سرچشمہ ہے دونوں کا۔

اس کے بہت سے پہلو ہیں۔ اگر تفصیل میں اس کا ذکر کیا جائے اس حدیث کے معارف پر گفتگو ہو تو ایک لمبا مضمون ہے جس پر ایک الگ کتاب چاہیئے۔ میں اس موقع پر آپ کو صرف اس حقیقت کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس چھوٹے سے فقرہ میں بہت ہی عظیم مقام کی طرف بھی اشارہ فرما دیا۔ اور بہت عظیم ذمہ داریوں کی طرف بھی۔

حقیقت یہ ہے کہ تربیت کا رحم سے ایک تعلق ہے۔ شفقت اور پیار کا تربیت سے ایک گہرا تعلق ہے۔ اگر خدا رحمان نہ ہوتا اُسے کچھ بھی پرواہ نہ ہوتی اپنے بندوں کی تربیت کی۔ وہ اپنی مخلوقات سے بے نیاز ہو جاتا۔ یہ اس کی رحمانیت ہی کا جلوہ ہے۔ اسی کا کرشمہ ہے کہ وہ باریک در باریک نگاہ ڈالتے ہوئے بھی اپنی مخلوقات کی تربیت کا انتظام فرماتا ہے۔ اور کوئی ایسا امکانی پہلو باقی نہیں چھوڑتا جس میں اس کا رحم کا جذبہ غالب نہ ہو۔ اور ہر تعلیم رحم کے جذبہ سے پھوٹ رہی ہے۔ ہر تربیت کی کوشش رحم کے جذبہ کے نتیجہ میں ہوتی ہے۔

پس یہ وہ بنیادی حقیقت ہے عورت کی جس کی طرف سرورِ دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیسے پیارے انداز میں توجہ دلائی۔ عورت کے حقوق قائم کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے اور بنی نوعِ انسان کو یہ بتایا ہے کہ ماؤں سے تعلق کاٹ کر اور ماؤں کے رشتوں کے تعلقات کو توڑ کر تم اپنے

خدا سے بھی کاٹے جاؤ گے

اور اپنے خدا کے رشتے بھی اپنے ہاتھوں سے کھو بیٹھو گے۔ یہ ایک مقام ہے جس کی ذمہ داریاں بھی ہیں۔ اللہ رحمان ہے تو اُن ذمہ داریوں کو جو رحمانیت کا تقاضا کرتی ہیں ادا بھی فرماتا ہے۔ اور مائیں بھی اگر وہ رحمان خدا کے مشابہ بننا چاہتی ہیں تو اُن کو تربیت کے حق ادا کرنے پڑیں گے۔ محض نام کی مماثلت سے تو کچھ نہیں بنے گا۔ حقیقت میں رحمانیت کا جلوہ اس طرح دکھانا پڑے گا کہ اولاد کی تربیت کے باریک در باریک حقوق بھی ادا کئے جائیں۔

تربیت کے لئے رحم کی ضرورت ہے۔ رحم کے لئے تربیت کی کوئی ضرورت نہیں۔ تربیت کے لئے رحم کی اس لئے ضرورت ہے کہ سچی رحمت کے نتیجہ میں جس چیز سے وہ رحم کا تعلق قائم ہو اس سے سب سے زیادہ مضبوط رشتہ قائم ہوتا ہے۔ اور تربیت کے نتیجہ میں ایک دُوری کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ دُنیا میں جتنے بھی ادب ملتے ہیں ہر زبان میں چاہے وہ نثر میں ہو ادب یا شعر کی صورت میں ہو۔ کوئی ایک زبان بھی ایسی نہیں جس کے ادب میں ناصح کے خلاف احتجاج کسی نہ کسی رنگ میں موجود نہ ہو۔ آپ کا کوئی قریبی دوست ہو۔ کتنا ہی آپ کو پیارا ہو۔ جب آپ اس سے نصیحت کا تعلق جوڑتی ہیں تو وہ گھبرا کر پیچھے ہٹنے لگتا ہے۔ شاعر تو کہتے ہیں کہ ان گلیوں کو چھوڑ دو جن میں سے ناصح گزرتا ہے۔ اور یہی ردِّ عمل انبیاءؑ کے آنے کے وقت قومیں دکھایا کرتی ہیں۔ اتنی شدید نفرت۔ اس قدر درد کے ساتھ نصیحت کرنے کے خلاف کہ اس کا تصور بھی نہیں آسکتا کہ یہ کیسے ممکن ہے۔ ہر نصیحت کرنے والے سے ایک منافرت کا اظہار قوموں نے کیا۔ لیکن سب سے زیادہ منافرت کا اظہار انبیاء علیہم السلام سے کیا گیا۔ اب سوال یہ ہے کہ ایک طرف کام خدا تعالیٰ ایسا سپرد فرما دے جس کے نتیجہ میں لوگوں نے بھاگنا ہے تو پھر وہ کونسا رشتہ ہے کون سا مضبوط رشتہ ہے جو باندھ کر اُن کو دوبارہ کھینچ کر واپس لے آئے گا۔ وہی

رحمت کا رشتہ

ہے۔ وہی رحمانیت کا رشتہ ہے۔ تبھی جہاں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سارے جہانوں کے لئے بشیر اور نذیر بنایا گیا۔ وہاں ساتھ ہی رحمۃ للعالمین بھی فرمایا گیا۔ وہ بھاگیں گے لیکن تیرا پیار اُن کو بھاگنے نہیں دے گا۔ وہ دوڑنے کی کوشش کریں گے لیکن تیری محبت اُن کو کشاں کشاں واپس کھینچ لائے گی۔ اور تیرے قدموں میں لا کر ڈال دے گی۔

یہ ہے پیغام رحمانیت میں اور یہی تعلق ہے رحمانیت کا ربوبیت کے ساتھ اور تربیت کے ساتھ۔ اب دیکھئے بچّوں کو ماں سے زیادہ اور کون نصیحت کر سکتا ہے یا کرتا ہے۔ لیکن وہ بچے جو ہر دوسرے کی نصیحت سے بھاگ جاتے ہیں ماں سے نہیں بھاگ سکتے۔ دوڑتے بھی ہیں تو پھر بھی اس کے قدموں میں ان کو جگہ ملتی ہے۔ پھر پیار کا رشتہ غالب آجاتا ہے اور اُن کو کھینچ لاتا ہے۔ اور اس رحمت کے نتیجہ میں نصیحت میں نفرت اور طعن آمیزی پیدا نہیں ہو سکتی۔ یہ ایک اور پہلو ہے اس کا۔ اگر نصیحت رحمت سے خالی ہو تو بعض دفعہ وہ عام نصیحت کے مقابل پر بہت ہی شدید ردِّ عمل پیدا کر دیتی ہے۔ اس میں طعن آجاتا ہے۔ اس میں تشنیع کا

پہلو آجاتا ہے۔ اس میں بات جھبوڑنے کا پہلو زیادہ ہوتا ہے۔ اور نصیحت کا پہلو کم۔ چنانچہ عورت ہی کی ذات میں یہ دو مختلف جلوے ہمیں الگ الگ شکلوں میں نظر آتے ہیں۔ جب بچے سے پیار کی بات کرتی ہے۔ نصیحت کی بات کرتی ہے تو بسا اوقات اس کی آنکھوں میں آنسوؤں کی جھلی بھی آجاتی ہے۔ اور جب کسی رقیب سے، کسی شریک سے، کسی دوسرے سے نصیحت کی بات کرتی ہے تو اس کی آنکھوں میں اس رحم کی بجائے طعن اور تمسخر کا رنگ آجاتا ہے۔ وہی زبان جو پیار سے کھینچنے والی زبان ہوتی ہے وہی زبان جب عورت دوسرے کے متعلق استعمال کرتی ہے تو کاٹنے والی زبان میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ وہاں وہ رحمان سے تعلق توڑ چکی ہوتی ہے۔ اس کا تعلق ایک فطری تعلق ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ عورت بحیثیت مجموعی رحمان ہے۔ خدا تعالیٰ کے رسول ؐ نے اس پیاری سی حدیث میں اس کے سارے پہلو ایک چھوٹی سی بات میں بیان فرمادیئے ہیں۔ فرمایا، اس کی اولاد کے ساتھ رحمانیت کا تعلق ہے چونکہ

رحمِ مادر اور رحمانِ خُدا

میں ایک تعلق ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ عورت من حیث المجموع اتنی رحمان ہے کہ گویا ساری دنیا کی تربیت کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ اس کی فطرت میں ایک بات ودیعت کی گئی ہے۔ ایک خاص محدود دائرے میں۔ اور وہ اولاد کا دائرہ ہے۔ وہی بات اس سے بہت بڑھ کر انبیاءؑ کی فطرت میں ودیعت کی جاتی ہے۔ ایک بہت وسیع دائرے میں۔ اور سب انبیاءؑ سے بڑھ کر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بنی نوع انسان کے لئے رحمت قرار دیا گیا۔ یہ بتانے کے لئے کہ تیری محبت بالآخر غالب آجائے گی۔ ان کی نفرتیں تیری محبت کا مقابلہ نہیں کرسکیں گی۔ تجھے ہم بشیر اور نذیر بناتے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ یہ دنیا تجھ سے بدک کر بھاگ جائے اور منافرت کرتے ہوئے پیٹھ دکھا کر دور ہوجائے۔ بلکہ اس لئے کہ ہم تجھے ساتھ رحمت بھی قرار دے رہے ہیں۔ اور رحمت ہمیشہ جیتا کرتی ہے منافرت پر۔ محبت کو ہمیشہ نفرت پر فتح ہوا کرتی ہے۔ بچے بعض دفعہ ماؤں سے بھی بھاگ جاتے ہیں۔ بغاوت بھی کر دیتے ہیں۔ بڑے بڑے سخت کلمات بھی کہتے ہیں۔ لیکن ایک ایسا وقت آتا ہے کہ

ماں کی گریہ و زاری اور اس کے آنسو

اس بچے کو واپس لے آتے ہیں۔ پہلے سے زیادہ ندامت کے ساتھ۔ پہلے سے زیادہ شرمندگی کے احساس کے ساتھ وہ اس کے قدموں پر گرتا ہے۔ اور پچھلے سارے گناہوں کی معافی مانگتا ہے۔ اور اس وقت رحمت کا ایک اور اظہار ہوتا ہے۔ اس وقت رحمت اس کو ٹھکراتی نہیں۔ اس کو ٹھوکریں نہیں مارتی۔ یہ نہیں کہتی کہ تم اپنے ماضی کو دیکھو۔ تم نے مجھ سے کیا سلوک کیا تھا۔ اس کو اٹھاتی ہے اور گلے سے لگاتی ہے کہ تیرا مقام میرے پاؤں نہیں۔ میری چھاتی ہے لگ کیونکہ میری رحمت تو اسی طرح غیر مبدل ہے۔ جس طرح پہلے جوش مار رہی تھی آج بھی اسی طرح جوش مار رہی ہے۔ مجھے تجھ سے کوئی شکوہ نہیں۔ آج بھی اتنی مدت کے بعد، اتنے سالوں کے بعد بھی تو روٹھا ہوا گھر آیا ہے تو مجھے تو نے راضی کر دیا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ اس رضا کے نتیجہ میں اور بھی تجھ سے پیار کروں۔ بالکل یہی کیفیت رحمان خدا کی بھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسی قسم کی کیفیت کا نقشہ کھینچتے ہوئے ہمیں فرمایا کہ دیکھو ایک شخص جو شدید پیاس میں مبتلا ہو۔ صحرا میں پھنس جائے۔ اس کو رستہ نہ ملے اور وہ اونٹنی جس پر اس کا پانی اور کھانا یعنی زادِ راہ لدا ہوا ہو اور سفر کا ذریعہ بھی وہی ہو۔ وہ اونٹنی گم جائے۔ بیقرار ہوکر وہ چاروں سمت دیکھے اور تلاش کرے لیکن اس کی اونٹنی اسے کہیں نظر نہ آئے۔ جب وہ مایوسی کی انتہا کو پہنچ چکا ہو اچانک دیکھے کہ وہ اونٹنی اس کے پاس کھڑی ہے۔ فرمایا کہ دیکھو اس بندے کو جتنا لطف آئے گا۔ جتنی تسکین ملے گی۔ جتنا شکر سے اس کا دل بھر جائے گا اس اونٹنی کو پاکر۔ تو جب خدا کا بندہ توبہ کرتا ہے تو خدا کو اس سے بھی زیادہ لذت آتی ہے۔ اس سے بھی زیادہ محبت اور پیار کا سلوک کرتا ہے۔

کتنا عظیم رسول ہے

اس کی کوئی مثال نہیں کائنات میں۔ اس طرح چھوٹی چھوٹی باتوں میں کتنی حکمت کی نہریں جاری فرمادیں۔ سمندر بند کر دیئے ان کوزوں میں۔ لیکن اگر غور کریں اور تلاش کریں تو ان میں موتی ملیں گے۔ اگر غور نہ کریں اور بغیر تلاش۔ بغیر فکر کے گزر جائیں تو ان میں اژدہا بھی ہیں۔ لوگوں کے لئے ٹھوکروں کے سامان بھی ہیں۔ فیض نہ پانے والوں کے لئے خطرات بھی ہیں۔ تو کیوں خطرات کو لوگ اپنے لئے لیتے ہیں۔ اور کیوں ان موتیوں کی تلاش نہیں کرتے جن کے نتیجہ میں ان کی زندگی کی ساری قدریں ساری قیمتیں وابستہ ہیں۔

اس پہلو سے میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اپنے اس مقام کو پہچانیں۔ آپ نے آئندہ نسلوں کی تربیت کرنی ہے۔ آپ کو خدا نے رحمت عطا فرمائی ہے۔ اس میں آپ کے ذاتی خلق کا کوئی دخل نہیں۔ نفس کی کوئی کمائی شامل نہیں ہے۔ کوئی کمال نہیں ہے، آپ کی یا آپ کے ماں باپ کی تربیت کا۔ فطرت میں ایک ودیعت کی ہوئی رحمت ہے جو رحمت کے طور پر آپ کو ملی ہے۔ نہ اس کے بدلے میں آپ نے کچھ ادا کیا نہ اس کے لئے کچھ محنت کی۔ نہ کوئی توجہ کی۔ از خود خدا کی طرف سے ایک تحفہ ہے محبت کا۔ اور وہ تحفہ کیوں ہے؟ اس لئے کہ اللہ کے بندوں کی آپ تربیت کریں۔ اس لئے ہے کہ آپ آئندہ نسلوں کو سنوار جائیں۔ اس لئے وہ رحمت آپ کو عطا ہوئی ہے کہ اس کے نتیجہ میں خدا سے دور ہٹنے والے بندے پھر اس خدا کو بھی پہچانیں جو آپ کی رحمت کا حق ادا کریں۔ وہ اپنے رحمان خدا کی رحمت کا بھی حق ادا کریں۔ اگر آپ اس مقصد کو بھلا دیں اور صرف اپنے حق پر راضی ہوجائیں۔ اگر آپ صرف یہی کافی سمجھیں کہ آپ کے بچے آپ سے پیار کرتے ہیں۔ اور آپ ان سے پیار کرتی ہیں تو آپ اس اعلیٰ مقصد کو بھلا دینے والی ہوں گی۔ ایسے بچوں کے لئے ماں رحمت کی بجائے ہلاکت بن جائے گی۔ غلط خدا پیش کرے گی اس بچے کے سامنے۔ رحمانیت کے ساتھ آپ کا تعلق تو رحمان خدا کی طرف طبیعتوں کو متوجہ کرنے کی خاطر تھا۔ اس لئے تھا کہ ذہنوں کے رُخ اپنے خدا کی طرف پلٹ جائیں۔ اس لئے تو نہیں تھا کہ مائیں خدا بن جائیں۔ وہی معبودانِ باطلہ کی جگہ لے لیں۔ اور بچے ماؤں سے راضی ہوکر بیٹھ جائیں اور مائیں بچوں سے راضی ہوکر بیٹھ جائیں اور اس بات کی قطعاً پرواہ نہ رہے کہ بچوں کا رُخ کس طرف ہے۔ اور کس قسم کی حرکتیں کر رہے ہیں۔ اور کس قسم کے اطوار اختیار کر رہے ہیں اور کس قسم کی نہج پر چل کر وہ اپنی زندگی کو ڈھال رہے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مجازی خدا کو حقیقت کی جگہ دے دی گئی اور یہی شرک ہے۔ اس لئے جب میں یہ کہتا ہوں کہ

اپنے مقام کو پہچانیں

تو یہ مقام ایک طرف عظمت کا مقام ہے دوسری طرف عجز کا مقام ہے۔ ایک طرف انسانوں میں سب سے زیادہ رحمان خدا کے قریب ماں نظر آرہی ہے۔ دوسری طرف جب وہ اس کا حق ادا نہ کرے تو رحمان خدا سے سب سے دور ماں نظر آتی ہے۔ تربیت کے لحاظ سے سب سے زیادہ ہتھیار دیئے گئے تھے عورت کو۔ سب سے زیادہ قوتیں عطا کی گئی تھیں۔ سب سے زیادہ زادِ راہ ملا تھا قوموں کی تربیت کے لئے۔ اور اس کے غلط استعمال کے نتیجہ میں جب قومیں برباد ہوتی ہیں۔ جب اولادیں خدا سے دور ہٹتی ہوئی بڑی ہو رہی ہوتی ہیں۔ اور ان کی آنکھوں میں نہ خدا کے لئے کوئی پیار ہوتا ہے نہ اس کے لئے کوئی محبت پائی جاتی ہے۔ اور نہ اس کے لئے حیا ہوتی ہے۔ نہ اس کا ادب ہوتا ہے نہ اس کی غیرت ہوتی ہے۔ تو اس کا یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ خود رحمان بن گئیں۔ اور اصل مقصد کو بھلا کر خدا اور بندوں کے درمیان حائل ہوگئیں۔ بجائے اس کے کہ رحمانیت کا جو دروازہ کھولا گیا تھا اس سے وہ اللہ کی ذات میں داخل کریں مخلوق کو۔ یہ وہ خطرے کا مقام ہے جس کی طرف میں آج آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اسلئے مربی بننے سے پہلے خود اپنی تربیت کریں۔ غور کریں کہ آپ کی قدریں بدل تو نہیں گئیں۔ آپ کے مذاق بگڑ تو نہیں گئے۔ کیونکہ تربیت کا قدروں اور مذاق کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے۔ جب تک مذاق درست ہے (مذاق سے مراد مزاح یعنی ہنسی کھیل نہیں ہے اس کو انگریزی میں TASTE کہتے ہیں۔ اردو میں اس کا دوسرا لفظ ذوق ہے۔ مذاق سے میری یہی مراد ہے) اپنے ذوق درست کریں۔ اگر قوموں کے ذوق بگڑ جائیں تو غلط جگہوں پر وہ قومیں منہ مارتی ہیں۔ اور غلط چیزوں پر راضی

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَاءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے!
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس۔ سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی (فون نمبر: ۲۹۴)

ہو جایا کرتی ہیں ۔ اس لئے تربیت کا پہلا اصول یہ ہے کہ اپنے ذوق کو درست کیا جائے اور

ادنیٰ چیزوں پر راضی نہ ہوں

بلکہ اعلیٰ چیزوں کے لئے دل میں ایک لذت پیدا کریں اور لذت پانے کی طاقت پیدا کریں ۔ یہ وہ بنیادی چیز ہے جس کے نتیجہ میں انسان کو اللہ تعالیٰ تربیت کا اہل بنا دیا کرتا ہے ۔ یہ تو نہیں تھا کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذوق تھے ہی نہیں ۔ دنیا کی لذتوں کو سمجھتے ہی نہیں تھے اس لئے وہ خدا کی طرف مائل ہوئے تھے ہرگز ایسی بات نہیں تھی ۔ انبیاء کے ذوق زیادہ لطیف ہوا کرتے ہیں ۔ ان کی حِسّیں زیادہ تیز ہوتی ہیں ۔ عام انسانوں کی نسبت وہ خدا کی نعمتوں کی زیادہ قدر کر سکتے ہیں ۔ ایک عام انسان جو کھانا کھاتا ہے جتنی لذت وہ محسوس کرتا ہے خدا کے بندوں کا ذوق اتنا تیز اور اتنا لطیف ہوتا ہے کہ اس کے مقابل پر وہ بہت زیادہ محسوس کرتے ہیں ۔ اس کے باوجود وہ ان لذتوں کو ترک کرتے ہیں ۔ کیوں ؟ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں " ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں "۔ یہ ہے وہ مضمون جو ساری حقیقت کی کنجی ہے ۔ جوں جوں لذتوں کا ذوق بگڑتا جاتا ہے خدا سے لذتیں ہٹ کر دنیا کی طرف مائل ہونے لگتی ہیں ۔ ادنیٰ چیزوں میں زیادہ مزہ آنے لگ جاتا ہے ۔ اور اعلیٰ چیزوں میں کم مزہ آنے لگ جاتا ہے ۔ اور جب تک یہ TASTE بگڑا رہتا ہے یہ مذاق انحطاط پذیر رہتا ہے تب تک قومیں خدا سے دور ہٹنے لگتی ہیں ۔ بعض دفعہ CONSCIOUSLY یعنی بالارادہ اور بعض دفعہ ان کو محسوس بھی نہیں ہوتا کہ ہم کیا کر رہے ہیں ۔ عملی زندگی میں اس کی بے شمار مثالیں پائی جاتی ہیں ۔ اور ہر روز کی زندگی میں آپ میں سے ہر ایک اس کو دیکھتا ہے لیکن اللہ بہتر جانتا ہے کہ کتنے ہیں جو محسوس بھی کرتے ہیں ۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے

میں شیخوپورہ کے ایک گاؤں میں گیا ۔ وہاں جلسہ تھا ۔ واپسی پر ایک چمار خانے کے پاس سے ہمارے قافلے کا گزر ہوا ۔ وہاں میں نے دیکھا کہ بڑے بڑے موٹے مشٹنڈے کتے اتنے مزے سے بیٹھے ہوئے ہیں کہ یوں لگتا ہے کہ جس طرح ساری دنیا کی بادشاہتیں اور نعمتیں ان کو مل گئی ہیں ۔ وہ اس علاقے پر راج کر رہے تھے اور ہماری موٹر ان کو اتنی اجنبی لگی کہ بڑی نفرت اور حقارت سے بھونک رہے تھے کہ تم لوگوں کا حق کیا ہے ہماری راجدھانی میں آنے کا ۔ ہم تو موجیں کر رہے ہیں ۔ اور موجیں کیا تھیں ایسے مردار پر منہ مار رہے تھے جس کے پاس سے گزرتے ہوئے بھی انسان کی طبیعت متلا جاتی ہے ۔ بدبو سے برا حال تھا ۔ ہم نے موٹر کے شیشے چڑھا لئے ۔ وہ جگہ ناقابلِ برداشت تھی ۔ لیکن جن کے ذوق بگڑے ہوئے تھے وہ اسی میں اتنی لذت محسوس کر رہے تھے کہ ان کے چہروں کی تسکین دیکھ کر حیرت ہوتی تھی ۔ ان کو دیکھا تو پہلے تو مجھے ہنسی آئی اور پھر طبیعت غم کی طرف مائل ہو گئی ۔ میں نے سوچا کہ تم ان کتوں پر کیوں ہنستے ہو ۔ اپنا حال دیکھو ۔ تمہاری بھی تو لذتیں بگڑی ہوئی ہیں ۔ تم بھی تو خدا کے لئے اس طرح لذت محسوس نہیں کر سکتے جس طرح انبیاء نے محسوس کی ۔ جس طرح خدا کے مقربین نے کی ۔ اور ادنیٰ چیزوں پر راضی ہو رہے ہو ۔ اور عجیب حالت ہے مجھے خیال آیا کہ کس طرح انسان اپنے سے ادنیٰ پر ہنستا چلا جاتا ہے ۔ اور اعلیٰ کی طرف توجہ نہیں کرتا ۔ اور اس طرح قومیں ایک غفلت کی حالت میں زندگی گزارتے ہوئے نسلاً بعد نسل تباہ ہوتی چلی جاتی ہیں ۔

پس ذوق کے بگڑنے سے ایک بگڑی ہوئی چیز مزہ دینے لگ جاتی ہے ۔ اور یہ حقیقت ہے کہ انسان لذت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا ۔ لذت کی تلاش تو عورت نے بہرحال کرنی ہے ۔ اگر خدا کی محبت اسے نصیب نہیں ہوگی ۔ اگر ذکرِ الٰہی میں وہ تسکین نہیں پائے گی تو پھر وہ دنیا کے فیشنوں کے پیچھے بھاگے گی ۔ اور وہ سوچے گی کہ میں اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے یہ حرکتیں کروں اور وہ حرکتیں کروں اور اسے چین نہیں آئے گا وہ قدم بہ قدم بڑھاتی چلی جائے گی ۔ یہاں تک کہ ساری قوم کو ، جو بچے اس کے پیچھے لگ رہے ہیں ان کو ہلاکت کی طرف لے جائے گی ۔ تو میں آپ سے یہ نہیں کہتا کہ لذتوں کی تلاش چھوڑ دیں ۔

لذتوں کی تلاش

تو فطرتِ انسانی میں ودیعت کی گئی ہے ۔ کوئی انسان لذت کے بغیر زندہ رہ نہیں سکتا ۔ لذتوں کے معیار درست کیجئے اور جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک فقرہ میں ایک عظیم الشان صداقت بیان فرما دی ۔ " ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں " اپنی لذات کو اپنے رب سے وابستہ کر لیجئے پھر جماعت کے منتظمین کو ، لجنہ اماء اللہ کی کارکنوں اور دوسروں کو آپ کو زبردستی کھینچ کر نہیں لانا پڑے گا ۔ آپ کا دل کشاں کشاں چلا آئے گا ان قدروں کی طرف جن میں آپ لذت محسوس کرتی ہیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ

نیکی میں بھی لذتیں ہیں

بدی میں بھی لذتیں ہیں ۔ یہ گمان دل سے نکال دیجئے کہ نیکی میں لذتیں نہیں ہیں ۔ نیکی کی لذتوں سے جو آشنا نہ رہے وہ محروم رہ جاتا ہے ۔ اور چونکہ نیکی کی لذتوں سے آشنا نہیں رہتا اسلئے مجبوراً وہ بدی کی لذتوں کو تلاش کرتا ہے ۔ اور ایسے تلاش کرنے والوں کو پھر دنیا کی کوئی تنظیمیں روک نہیں سکتیں ۔ کیونکہ فطرت کی آواز کے خلاف کسی کا رخ نہیں بدلا جا سکتا ۔ اس لئے میں یہ نہیں کہتا کہ اپنے دلوں کو لذتوں سے خالی کریں ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ بہتر لذتوں سے بھر لیں ۔ تاکہ ادنیٰ لذتیں ان دلوں کو چھوڑتی چلی جائیں ۔ یہی وہ اصول ہے جسے قرآن کریم نے بار ہا بڑے ہی حکیمانہ انداز میں بیان فرمایا ۔ سارے قرآن کریم میں کہیں یہ ذکر نہیں ملتا کہ بدی کو دور کر دو ۔ یہ فرماتا ہے :-

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَۃَ (المؤمنون آیت ۹۷)

کہ احسن چیز پیدا کر کے بدی کو باہر دھکیل دو ۔ یعنی قدروں سے خالی رہنے کی تلقین قرآن کریم نے نہیں فرمائی ۔ کتنا حکیمانہ کلام ہے ۔ دنیا کی کوئی کتاب اس کی حکمت کا مقابلہ نہیں کر سکتی ۔ اس کے پاسنگ بھی نہیں پہنچ سکتی ۔ اللہ تعالیٰ کی فطرت پر اتنی گہری نظر ہے ۔ اور قرآن کریم میں اس کی وہ نظر اس طرح روشن ہو کر سامنے آتی ہے کہ اس پر نظر ڈالنے سے دل نور سے بھر جاتا ہے یعنی قرآن کریم میں مختلف رنگ میں اس مضمون کو بیان فرمایا لیکن کسی ایک جگہ بھی یہ نہیں فرمایا کہ خالی بدی کو دور کر دو ۔ اور نہ بدی کا ذکر کیا ہے ۔ ایک وہ موقع جہاں بدی کا ذکر پہلے کیا ہے وہاں مومنوں کی بات نہیں کرتا ۔ بلکہ غیروں کی بات کرتا ہے جو بدی کو اختیار کرتے ہیں حسن کے بدلے ۔ SCIENTIFIC PHENOMENA ایک ہی ہے فطرت کی آواز وہی ہے ۔ جب اللہ تعالیٰ

مومن کی نسبت بات

کرتا ہے تو فرماتا ہے اس کا رخ اس طرف ہوتا ہے کہ وہ پہلے حسن کو اختیار کرتا ہے اور حسن کو اختیار کرنے کے نتیجہ میں بدی کو باہر دھکیل دیتا ہے ۔ اور فرماتا ہے کہ یہی تم کرو ۔ خالی بدی کو چھوڑنا تمہارے بس کی بات نہیں ہے ۔ جب تک بہتر قدر نہ ملے تم کس طرح بدی سے باز رہ سکتے ہو ۔ اس کی ایک مثال تذکرۃ الاولیاء میں ملتی ہے ۔ مسلمانوں کی ساری زندگی میں ان گنت مثالیں ہیں ۔ لیکن بیان کرنے کے لئے

ایک بہت پیاری مثال

تذکرۃ الاولیاء میں ملتی ہے ۔ ایک موقع پر ایک صاحب گزر رہے تھے ۔ پاس ہی مسجد تھی اور جس طرح بعض دفعہ مسجد کی چھوٹی چھوٹی دیواریں ہوتی ہیں جس سے صحن میں نظر پڑ رہی ہوتی ہے ۔ اس کی اچانک مسجد میں نظر جو پڑی تو اس نے دیکھا کہ ایک لڑکا ایک جوتی میں کانٹا کھڑا کر رہا ہے اور وہ کانٹے کو بڑے سلیقے سے ٹکا رہا تھا اور وہ کھڑے ہو کر دیکھتا رہا یہ کیا کرتا ہے ۔ جب اس نے جوتی میں کانٹا لگا لیا ۔ اندر ایک ہی تو نمازی تھا ۔ ایک ہی جوتی پڑی تھی ۔ تو بے خوف ہو کر کہ مجھے کوئی نہیں دیکھ رہا اس نے کانٹا سجایا اور بھاگ کر غسل خانے میں چھپ کر پھر وہ جھانکنے لگا کہ اب دیکھیں کیا ہوتا ہے ۔ اس کی نظر پڑی ۔ صاحبِ فہم تھا ۔ ان حکمتوں کو جانتا تھا جو قرآن نے بیان فرمائی ہیں ۔ اس نے جا کر اس کو منع نہیں کیا ۔ اس نے اس بچے سے جا کر یہ کہا کہ میں نے ایک نظارہ دیکھا ہے تم نے اس طرح کانٹا لگایا اور انتظار کر رہے ہو ۔ میں تمہاری بات سمجھ گیا ہوں تمہارے دل میں ایک زندگی ہے ، ایک ترنگ ہے ولولہ ہے اور تم چاہتے ہو EXCITE ہو ۔ تم چاہتے ہو کہ تمہیں بہت مزہ آئے ۔ یہ نمازی جب واپس آئے گا ، اپنا پاؤں جوتی میں ڈالے گا ، کانٹا چبھے گا

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے !"
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)
SK. GHULAM HADI & BROTHERS
(READY MADE GARMENTS DEALERS)
CHANDAN BAZAR P.O. BHADRAK Disit: BALASORE (ORISSA) PHONE 122-253.
پیشکش

تو ایک دم چھلانگ لگائے گا چیخیں مارے گا اور سی سی کرے گا اور تم ہنستے ہوئے بھاگ جاؤ گے۔ یہی بات ہے نا۔ تو میں تمہیں ایک اور لذت کا طریق بھی بتاتا ہوں۔ تم چاہو تو اس کو اختیار کر لو۔ میں تمہیں یہ پیسے دیتا ہوں۔ تم کاغذ نکال لو۔ اور جوتی میں پیسے رکھ دو۔ کیا پتہ کہ وہ غریب جو اس وقت نماز کے وقت کے علاوہ اندر گیا ہے اور جس کی جوتی اس کی فلاکت کا حال بتا رہی ہے۔ پھٹی پرانی غریبانہ جوتی ہے ہو سکتا ہے وہ اندر دعا کرنے گیا ہو۔ ہو سکتا ہے وہ بھوکا ہو۔ تو تم یہ دو آنے جوتی کے اندر رکھ دو۔ یا جو بھی پیسے تھے اس زمانہ کے۔ اور پھر انتظار کرو اور دیکھو کہ کیا ہوتا ہے۔ خدا نے اس بچے کا دل بدلنا تھا اس نے وہ بات تسلیم کر لی اور چھپ کر دیکھنے لگا۔ کچھ دیر کے بعد وہ شخص نماز پڑھ کر واپس آیا۔ جوتی میں پاؤں ڈالا تو اس کو کچھ عجیب سی بات لگی۔ دیکھا تو اس میں پیسے پڑے ہوئے تھے۔ خدا کی رحمت کے وارے ہونے لگا۔ قربان جانے لگا۔ اور اونچی اونچی خدا کے حمد کے گیت گانے لگا کہ اے میرے رب! میں نے تجھ سے جا کر یہی کہا تھا نا کہ میں دنیا میں کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلا سکتا تو مجھے اس سے بچا لے۔ تو میرا بھرم رکھ لے۔ میری شرم رکھ لے میرے آقا! میں بھوکا ہوں۔ تو میرے لئے انتظام کر۔ اے خدا تو نے ابھی ایک منٹ بھی نہیں گزارا تھا کہ

میری جوتیوں کے طفیل

میرے رزق کا انتظام فرما دیا۔ کیا تیری شانِ رحمت ہے۔ کیا تیری شانِ استغناء ہے۔ تو مستغنی بھی ہے اپنے بندوں سے اور بے انتہا رحم کرنے والا بھی ہے۔ وہ جھکتا ہے تیری طرف، تو اس کی طرف جھکتا ہے رحمت کے ساتھ۔ یہ نظارہ اس بچے نے دیکھا تو وہ بہت رویا۔ لیکن وہ خوشی کے آنسو تھے۔ وہ لذت کے آنسو تھے۔ ایسی لذت اس نے پائی کہ ساری زندگی کے لئے اس لذت کا چسکا اس کو پڑ گیا۔ تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ اس بچے کا تاریخ اسلام میں عظیم ترین اولیاء اللہ میں شمار ہوتا ہے جس کے ساتھ یہ واقعہ گزرا تھا۔ اس کو کہتے ہیں اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَۃَ کہ خالی برائی کو دور کرنے کا تقاضا خدا تم سے نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ تمہاری فطرت کو جانتا ہے۔ تم لذتوں سے ناآشنا زندگی نہیں بسر کر سکتے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ بہتر چیزیں اختیار کر لو۔ یہ تمہیں آسان طریق اور راستہ بتا رہا ہے نعمتوں کو پانے کا۔ اور نیکیوں کو اختیار کرنے کا۔ ان میں بھی تم لذتیں پاؤ گے۔ اور اتنی

شدید اور غالب آنے والی لذتیں

پاؤ گے کہ دنیا کی لذتیں حقیر ہو ہو کر تمہارے دلوں سے اور تمہارے دماغوں سے نکلتی چلی جائیں گی وہ تمہارے خون سے اور تمہارے پور پور کو چھوڑ دیں گے۔ جس طرح اعلیٰ آدمی جب آتے ہیں تو نسبتاً ادنیٰ جو قریب بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں وہ ان کو دھکیل کر زیادہ قریب میں آ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور نسبتاً دنیا کی نظر میں جو گھٹیا لوگ یا کم درجہ کے لوگ ہوں وہ قرب کے مقام سے ہٹتے چلے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ پھر ان کو جوتیوں میں بھی جگہ نہیں ملتی۔ اور وہاں سے بھی وہ باہر چلے جاتے ہیں۔ پس یہ PHENOMENA ہے۔ یہ وہ غیر مبدل فطری قانون ہے جس کو خدا تعالیٰ پیش فرماتا ہے۔ اور تربیت کے لئے اس سے پیارا اصول سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ فرماتا ہے تمہارے دلوں کا پیمانہ تو محدود ہی ہے لامتناہی لذتوں کی طاقت دنیا میں کسی انسان کو ... اس لئے ہم تمہیں یہ گر بتاتے ہیں کہ

اچھی چیزوں سے لذت آشنائی

کرنا شروع کر دو۔ جب تم سیکھتے چلے جاؤ گے تو رفتہ رفتہ بری چیزیں جو تمہاری نکلتی چلی جائیں گی یہاں تک کہ تمہاری فطرت کی دہلیز پر بھی ان کو کوئی جگہ نہیں ملے گی۔ یہ ہے پیغام اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَۃَ میں جسے مختلف رنگ میں خدا تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔ پس

احمدی عورت نے اگر زندہ رہنا ہے

اور احمدیت کو زندہ رکھنا ہے اگر اس نے رحمان خدا کے ساتھ اپنے تعلق کا حق ادا کرنا ہے تو اسے لازماً اس فطرت کے راز کو سمجھنا پڑے گا اور اس کو سمجھے بغیر اس کا اس دنیا میں گزارا نہیں ہوگا۔ دنیا کی کششیں۔ دنیا کی لذتیں۔ مادہ پرستی کا دور اسے لازماً اپنی طرف کھینچ لے گا۔ اگر اس نے اپنے ذوق کو درست نہ کیا اور اپنے رب کی طرف مائل نہ ہوئی اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مسئلہ کو حل فرمایا سب سے آسان طریقہ اللہ کا پیار ہے۔ اس سے زیادہ آسان طریقہ ہے کوئی نہیں۔ اور سب سے زیادہ عورت قریب ہے اس پیار کے، مرد کے مقابل پر بھی۔ یعنی سفر کے آغاز میں عورت کو ADVANTAGE حاصل ہے۔ کیونکہ اس کی طبیعت میں نرمی پائی جاتی ہے۔ اس کی طبیعت میں نسبتاً زیادہ پیار پایا جاتا ہے۔

اس کی طبیعت میں محبت کا مادہ زیادہ پایا جاتا ہے

ساری دنیا میں صنفِ نازک کہتے ہیں یا اور رنگوں میں یاد کرتے ہیں، ہر عورت کو۔ جو نام دیا گیا اس میں اس طرف اشارہ موجود ہے کہ لطیف جذبات کے لحاظ سے مردوں کے مقابلہ پر فوقیت رکھتی ہے۔ پس جس کو یہ فوقیت حاصل ہو اور اپنے رب کے ساتھ لطیف جذبات کا تعلق قائم نہ کرے اس سے بڑی محروم پھر اور کون سی ذات ہوگی۔

خدا سے تعلق قائم کرنا

کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ اتنا آسان ہے کہ حیرت ہوتی ہے کہ اتنی آسان چیز کو کس طرح دنیا چھوڑ سکتی ہے۔ روزمرہ صبح شام، دن رات ہر لحظہ اللہ کی رحمت کا کوئی نہ کوئی جلوہ آپ پر ظاہر ہو رہا ہے۔ صرف احساس کو بیدار کرنے کی ضرورت ہے۔ صرف یہ محسوس کرنے کی ضرورت ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہے ہمارے ساتھ۔ اس ساری کائنات میں ہر وقت رحمان خدا ہم پر جلوہ گر ہو رہا ہے۔ یہ احساس جوں جوں بیدار ہوتا چلا جائے گا۔ دل حمد سے بھرتا چلا جائے گا۔ دل ذکرِ الٰہی سے بھرتا چلا جائے گا۔ اور اسی طرح حسن سے یہی وہ حسن ہے جو لازماً بدی کو دھکیل کر باہر پھینک دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

اب دیکھئے کوئی مشکل نصیحت نہیں بیان فرمائی۔ کوئی لمبا چوڑا جھگڑا ریاضت کا نہیں بتایا۔ کتنی آسان۔ کتنی پیاری۔ کتنی سادہ سی بات بیان فرما دی کہ دنیا میں ہر طرف آگ ہے اور ہلاکت ہے اور میں اس آگ کو دیکھ رہا ہوں۔ وہ تمہارے قریب آ رہی ہے۔ یہ جو پیشگوئیاں ہیں ہلاکت کی ان کے ذکر میں آپ کا یہ شعر ہے۔ کہتے ہیں میں تمہیں کوئی لمبا اور مشکل طریق نہیں بتاتا جس سے تم اس آگ سے بچو۔ بہت آسان طریق ہے۔ اور بہت پیارا طریق ہے۔ جس دل میں اللہ کا پیار آ جائے

ایمپائر
EMPIRE کے
قابلِ بھروسہ ٹی وی اور ریڈیو۔ نیز۔ اوشا کے پنکھوں کی خرید اور اطمینان بخش مرمت کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں!!
گڈلک الیکٹرانکس
متصل مٹن چوک اسلام آباد (کشمیر)

ھُوَ النَّاصِرُ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی
میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!
الرؤف جیولرز
۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری شمالی ناظم آباد
کراچی۔ فون نمبر ۶۱۷۰۶۹

اس کو

آگ چھو نہیں سکتی

کچھ نہیں سکتی کیونکہ خدا کے پیار کو دُنیا کی کوئی آگ جلا نہیں سکتی ہے اس لئے اللہ تمہاری حفاظت کرے گا۔ اگر اپنے دل میں رب کا پیار پیدا کرو گے۔ دین آسان ہے اور دین کو آسانی سے اختیار کرنے کے رستے بھی خوب کھلے ہوئے ہیں اس لئے آسان رستوں سے دین میں داخل ہوں اور سب سے آسان راستہ قلبی واردات کا رستہ ہے سب سے زیادہ پیار کا رستہ۔ سب سے زیادہ محبت کا رستہ۔ سب سے زیادہ لذتوں کا رستہ قلبی واردات کا رستہ ہے۔ اس رستے سے جب آپ اپنے رب کے ساتھ تعلق جوڑیں گے تو رفتہ رفتہ دُنیا کی محبت از خود ٹھنڈی ہوتی چلی جائے گی اور بے معنی ہوتی چلی جائے گی اور بے حقیقت ہوتی چلی جائے گی۔ وہ کتے جو میں نے دیکھے پورہ کے ایک گاؤں میں دیکھے تھے اگر اچانک ان کی کایا پلٹ جاتی اور وہ اپنے آپ کو انسان سمجھنے لگتے یا انسان کا ذوق ان کو عطا ہو جاتا تو وہ کبھی کبھی اُنٹیاں نہ کرتے۔ کس نفرت کے ساتھ وہ وہاں سے منہ پھیر کر بھاگتے۔ حیران ہوتے کہ ہمیں کیا ہوا تھا۔ ہم پاگل کیوں ہو گئے تھے۔ اس گندگی کو منہ مار رہے تھے اور اس گندگی پر راضی تھے۔ احسان کے ہونے سے یہ واقعہ ہو سکتا ہے۔ انسان کی زندگی میں بھی مختلف اوقات آتے ہیں۔ اس کی ایک حالت بھی ہے جس میں وہ

کتوں کی طرح زندگی

بسر کر رہا ہوتا ہے اس کی ایسی حالت بھی آتی ہے جس میں وہ بندروں کی طرح زندگی بسر کر رہا ہوتا ہے۔ نقال کر رہا ہے اسے کچھ پتہ ہی نہیں میں کیوں نقالی کر رہا ہوں یہ جو فیشن پرستیاں ہیں ان کی روح وہی ہے جو بندروں کی روح ہے کہ دیکھا کہ کسی نے ایسا کیا اور ویسا کرنے لگے۔ کیوں کر رہے ہیں۔ کتنا مفید ہے۔ کتنا نقصان دہ ہے وہ چیز ہمیں حقیقی لذت دے بھی سکتی ہے یا نہیں اس سے نا آشنا بالکل ناواقف اور نابلد۔ نقل دیکھنے پر نقالی کرنے کا نام بندر بننا ہے۔ پھر گندگی پر راضی ہو جانا اور بجائے تعمیری کارروائیوں کے تخریبی کارروائیوں پر خوش ہو جانا اس کو خدا تعالےٰ

سؤر کی مثال

دے کر بیان فرماتا ہے۔ سؤر بہت ہی گندا جانور ہے اپنی خصلتوں کے لحاظ سے اور اس سے زیادہ اُجاڑنے والا جانور اور کوئی نہیں۔ سب جانور کچھ کھاتے ہیں۔ کچھ بھینسیں ہیں کچھ لے لیتے ہیں کچھ ضائع کر دیتے ہیں۔ لیکن سؤر سے زیادہ ضائع کرنے والا اور کوئی جانور نہیں۔ زمیندار بعض دفعہ کھیتوں میں ہل چلا کر بیج ڈالتا ہے تو اس کے پیچھے پیچھے یہ تخریبی ہل چلا دیتا ہے۔ میں نے خود دیکھا احمد نگر کے پاس ہماری زمین تھی۔ ایک دن میں کاشت کروا کر سہاگہ چلوا کر بڑے اطمینان سے گھر گیا دوسرے دن آیا تو وہاں ایک اور ہل چلا ہوا تھا۔ میں نے اپنے منشی کو بُلایا میں نے کہا تم پاگل ہو گئے ہو۔ کل ہم نے گندم کاشت کی ہے وقت تھوڑا رہ گیا ہے تم نے ہل چلا دیا ہے۔ اُس نے کہا جی میں نے کہاں ہل چلایا ہے۔ یہ سؤر ہل چلا گئے ہیں۔ پاس ہی کسی کے گنوں کا کھیت تھا اس میں سے گنے کھاتے اور ضرورت ہی کوئی نہیں تھی وہاں لیکن تخریبی کارروائی کی عادت ہے تو ہل چلا کر وہ بنا بنایا کھیت اُجاڑ گئے۔

پس قرآن کریم نے یہ دو مثالیں دی ہیں اور کتے کی مثال بھی دی ہے۔ ایسا شخص جو خدا سے تعلق جوڑنے کے باوجود پھر دُنیا کی طرف جھک جائے اور اعلیٰ لذتوں کو دُنیا کی لذتوں پر قربان کر دے اس کی مثال دیتے ہوئے قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس کی مثال کتے کی سی ہے جس کو بلعم باعور کہا جاتا ہے نام تو اس کا نہیں آیا لیکن اس کا ذکر ان آیات میں ملتا ہے جہاں کلاب کا ذکر ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ

(الاعراف آیت ۱۷۷)

کہ اس کتے کو بھی اگر ہم چاہتے تو بڑی رفعتیں دے سکتے تھے اسے دوبارہ انسان بنا سکتے تھے۔ اُسے باخدا انسان بنا سکتے تھے وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى لیکن وہ بدبخت زمین کی طرف جھک گیا زمینی لذتوں کو اس نے اپنا لیا اور اسی پر راضی ہو گیا۔ ہم اس سے تعلق توڑ بیٹھے کہ جاؤ اگر تمہارے مقدر میں یہی ہے تو تم اسی پر راضی رہو۔ دوسری جگہ فرماتا ہے۔ بعض قوموں کی حالت بیان کر کے فرماتا ہے کہ ان قوموں پر ایسے حالات آئے کہ انسان تو کہلاتے تھے لیکن وہ بندروں کے مشابہ ہو گئے۔ انسان تو کہلاتے تھے لیکن سؤروں کے مشابہ ہو گئے تو ہم نے پھر فیصلہ کر دیا اور پھر کہا جاؤ

كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ (الاعراف آیت ۱۶۷)

بندر ہی بن جاؤ یعنی اب میں تمہارے ساتھ انسانوں والا معاملہ نہیں کروں گا۔ تم نے میرے معاملہ میں وہ طریق اختیار کر لیا جو بندروں کا طریق ہے اب تقدیر الٰہی بھی تم سے بندروں والا سلوک کرے گی۔ یہ ہے وہ مضمون جسے قرآن مجید نے بیان فرمایا ہے۔ پس جب میں یہ کہتا ہوں کہ انسان کتا بھی ہو جاتا ہے۔ انسان بندر بھی ہو جاتا ہے۔ انسان سؤر بھی ہو جاتا ہے۔ سؤر کا بھی بڑی وضاحت کے ساتھ ذکر آیا ہے کہ پھر ہم نے ان کو بندروں اور سؤروں میں تبدیل کر دیا (المائدہ آیت ۶۱) تو اپنی طرف سے تو نہیں کہتا

انسان کے لئے مختلف نام

رکھنے کا میرا تو کوئی حق نہیں۔ مگر وہ جو خالق ہے جس نے پیدا کیا جو فطرت کے رازوں سے واقف ہے وہ سب سے زیادہ حق رکھتا ہے مہریں لگانے کا کہ کسی انسان کی اس وقت کیا حالت ہے وہ انسانیت کے زیادہ قریب ہے یا فرشتوں سے زیادہ قریب ہے یا حیوانیت کے زیادہ قریب ہے۔ پس یہ دو طریق۔ دو راستے اور دو ... انسان آزاد ہے وہ چاہے تو یہ اختیار کرے چاہے تو وہ اختیار کرے۔ زندگی اپنی ... ہے تو اس کی زندگی میں ایک ایسا وقت آئے گا جب خدا کی تقدیر جو ... رہی ہوگی اور دُنیا کی بگڑی ہوئی نظر میں اسے انسان سمجھ رہی ہوں گی۔ لیکن خدا کی تقدیر کا فیصلہ لازماً غالب آئے گا اور وہی سچا ہوگا۔ اگر ... لذت ڈھونڈنی شروع کی اور اس رستے سے باز نہ آیا تو لازماً اس کی زندگی میں خواہ وہ فرد ہو یا قوم ہو ایسا وقت آئے گا جبکہ اُس پر خدا کی مہر لگ رہی ہوگی تو میری نظر میں اور میری تقدیر کی نگاہ میں سؤر ہے انسان نہیں ہے اس کے برعکس ایک اور رستہ ہے۔ اور وہ خدا میں لذتیں پانے کا رستہ ہے۔

اللہ کی طرف بڑھنے کا رستہ

اس کے پیار کا رستہ، اس سے عشق کا رستہ، اس سے راضی ہو جانے کا راستہ اس کی رضا کی چادر اوڑھ لینے کا رستہ اور اس پر مگن ہو جانے کا رستہ۔ وہ بندروں اور سؤروں اور کتوں کی زندگی سے آپ کے خیال میں کم تر رستہ ہے؟ ایسی لذتیں ہیں اس راہ میں کہ عام انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس راہ میں سب کچھ کھویا تھا تو کچھ پایا تھا تو کھویا تھا۔ ورنہ خالی کھونے والا تو پاگل ہوا کرتا ہے۔ جو اس کے بدلے کچھ نہ لے وہ تو احمق ہوتا ہے۔ بیوقوف ہوتا ہے اور حکمت کا سب سے بڑا شہزادہ جو دُنیا میں ظاہر ہوا وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ پس آپ نے ادنیٰ کو قربان کیا اعلیٰ کی خاطر اور خود کیا ہو گئے۔ دیکھئے ایک طرف انسان بندروں میں منتقل ہو رہا ہے ادنیٰ جانوروں میں منتقل ہو رہا ہے۔ دوسری طرف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس رستہ کو اختیار کر کے کیا بن گئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (الانفال آیت ۱۸)

اے میرے بندے تو وہ ہو چکا ہے کہ جب تو نے تیر چلایا تو تو نے وہ تیر نہیں چلایا خدا نے تیر چلایا۔ تو نے اپنے وجود کو کامل طور پر اپنے رب میں کھو دیا ہے تیری ہر حرکت اور ہر سکون خدا کی حرکت اور خدا کے سکون میں تبدیل ہو چکا ہے۔ یہی وہ مضمون ہے جو نسبتاً صرف حضور اکرمؐ کے متعلق نہیں۔ دوسرے مومنین کے متعلق بھی اسی آیت سے پہلے بیان ہوا ہے کہ مومنین نے بھی جو جنگ بدر کے موقع پر کارروائی فرمائی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ مومنین کی نہیں تھی وہ خدا کی تھی یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ایک باخدا انسان نہیں بنا بہت سے باخدا انسان بن گئے ایسے باخدا اور اتنے باخدا کہ مجازی طور پر ان پر خدا کا لفظ بولا گیا۔ اس کے بعد اسی قسم کے کچھ اور لوگ بھی پیدا ہوئے جن پر خدا کا لفظ تو نہیں بولا گیا لیکن خدا کی رضا کے اتنے قریب ہو گئے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:-

رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ... لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ
(الجامع الصغیر جلد اوّل ص ۵۹۳)

کہ دیکھو!

خُدا کے ایسے بندے

بھی ہیں خاک آلود اور پریشان بالوں والے کوئی نیشن نہیں تزدری اَعْیُنُہُمْ انسان کی آنکھوں کا جہاں تک حال ہے وہ حقارت سے اُن کو دیکھتی ہے اور کسی شمار میں بے کر نہیں آتی۔ پھٹے پُرانے بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے۔ بکھرے ہوئے بال کنگھی کرنے کی توفیق نہیں مل رہی خاک آلود سر ہے لیکن مقام کیا ہے؟ وہ اگر خدا کی قسم کھا کر کہہ دیں تو خدا ایسا ضرور کر دیتا ہے۔ اتنا پاس رکھتا ہے اُن کا۔ اتنی غیرت رکھتا ہے ان کی۔ اتنی محبت اور رحمت کا سلوک فرماتا ہے اُن سے۔ پس یہ دو رستے ہیں

قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا (البقرہ آیت ۲۵۷)

یہ آپ کے سامنے کھلے پڑے ہیں۔ میں احمدی عورت کے متعلق یہ وہم بھی نہیں کر سکتا کہ ان دونوں رستوں کے کھل جانے کے بعد وہ غَیّ کا رستہ اختیار کریں وہ کفر والے کا رستہ اختیار کریں وہ کفر کا رستہ اختیار کریں اور اس رستہ پر نہ چلیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ جو رستہ ہے۔

رُشد اور ہدایت کا رستہ

ہے تو وہ ایسا ہے کہ خدا کے کڑے پر ہاتھ پڑ جاتا ہے اور اس مضبوطی سے ہاتھ پڑتا ہے کہ کاٹا جائے تو کاٹا جائے وہ چھٹ نہیں سکتا اور کاٹا بھی جائے تو وہ خدا تعالیٰ کے حضور چمٹا ہوا شمار ہو گا لَا انْفِصَامَ لَهَا۔ اس کا مطلب ہے کہ پھر اس کا تعلق خدا سے نہیں ٹوٹ سکتا۔ خدا نے ضمانت دی ہے دُنیا کی تلواریں وہ ہاتھ تو کاٹ دیں گی لیکن تعلق کو نہیں توڑ سکیں گی وہ لامتناہی ازلی و ابدی تعلق ہے جو خدا سے قائم ہو جاتا ہے۔ پس اس کی طرف احمدی مستورات کو بڑھنا چاہیئے اپنی ذمہ داری کو پہچاننا چاہیئے رحمت جو خدا نے عطا کی ہے اولاد کے لئے اس رحمت کا حق ادا کریں پیار کا حق ادا کریں۔ پیار کے نتیجہ میں بگڑی ہوئی قومیں نہ چھوڑ کر جائیں جن کا نام آپ کے نام پر لعنت ڈال رہا ہو ایسے خدا کے بندے پیچھے چھوڑ کر جائیں۔ ایسی نسل چھوڑ کر جائیں کہ جن کو دیکھ کر خود بخود آپ کے لئے دُعائیں نکلیں دلوں سے اور بعد میں آنے والی نسلوں کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جایا کریں کہ یہ وہ بچے ہیں کہ جن کو احمدی ماؤں نے فلاں وقت جنم دیا تھا اور ان کی رحمت کے نتیجہ میں آج یہ بنی نوع انسان کے لئے رحمت بنے ہوئے ہیں۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔

(منقول از الفضل ۲۵ر اکتوبر ۱۹۸۲ء)

دُعائے مغفرت

(۱) مکرم مولوی عبدالسلام صاحب انور مبلغ سلسلہ بھدرواہ کی اہلیہ محترمہ ممتاز بانو صاحبہ مورخہ ۱۴ر۱ر۸۳ کو بعمر ۳۲ سال اچانک دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ کے شوہر مکرم مولوی عبدالسلام صاحب انور، ضعیف والدین اور بھائی مکرم ملک محمد اقبال صاحب ناصر پر اس صدمہ کا گہرا اثر ہے۔ قارئین سے مرحومہ کی مغفرت و بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ مکرم ملک محمد اقبال ناصر صاحب اس سانحہ پر اظہار تعزیت کرنے والے تمام بہن بھائیوں کے دلی مشکور اور فرداً فرداً جواب دینے سے معذرت خواہ ہیں۔

خاکسار: ملک صلاح الدین قادیان

(۲) — افسوس! خاکسار کی نانی محترمہ الحاجہ بی بی صُغریٰ صاحبہ ایک طویل علالت کے بعد مورخہ ۱۷ر۱ر۸۳ کو بعمر ۱۰۰ سال انتقال فرما گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ کو اپنی زندگی میں عرصہ قریباً ۷ سال تک مختلف بلادِ اسلامیہ میں قیام پذیر ہونے اور بفضلہ تعالیٰ سات مرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ صوم و صلوٰۃ اور تلاوتِ کلام پاک کی انتہائی پابند بزرگ اور دُعا گو وجود تھیں زندگی کے آخری حصہ میں سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی شبیہ مبارک دیکھ کر فرمایا کہ یہ نورانی چہرہ کسی جھوٹے مدعی نبوت کا ہرگز نہیں ہو سکتا اگر مجھے پہلے علم ہوتا تو میں قادیان کی بھی ضرور زیارت کرتی۔

بتاریخ ۱۸ر۱ر۸۳ مکرم حافظ محی الدین صاحب نے قرب و جوار کے کثیر التعداد مسلمان بھائیوں کی معیت میں مرحومہ کی نمازِ جنازہ ادا کی بعدہٗ تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ کی مغفرت و بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے قارئین سے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: مشتاق احمد چودھری حسن بہار

(۳) — خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیز عبدالکریم انور بعارضہ کینسر لمبے عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے۔ ڈاکٹروں کے مشورہ پر بغرض علاج بنگلور لے جایا گیا۔ جہاں قریباً ایک ماہ تک ہر ممکن طبی امداد بہم پہنچائی گئی مگر خدائی تقدیر غالب آئی اور عزیز موصوف ہم سب کو سوگوار چھوڑ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ عزیز موصوف نے اپنے پیچھے جوان سال بیوہ، ایک بیٹی اور چار بیٹے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ قارئین بدر کی خدمت میں مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دُعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار: خضر محمود عفی عنہ شیموگہ

(۴) — افسوس مکرم راذین احمد سریا ہی ناتا صاحب (پنشنر بریگیڈیر جنرل پولیس) نائب صدر جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا بتاریخ ۷ر۱ر۸۳ بعمر ۶۵ سال اچانک دل کے حملے سے وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے ۱۹۵۲ء میں قبولِ احمدیت کی سعادت پائی تھی۔ مسجد لبشارت کی افتتاحی تقریب میں جماعتِ احمدیہ انڈونیشیا کی نمائندگی کا شرف حاصل کرنے کے علاوہ مرحوم نے ذاتی طور پر ربوہ اور قادیان کے سالانہ جلسوں میں بھی دو مرتبہ شرکت کی۔ مرحوم کی اہلیہ نے بغرض تحریک دُعا مختلف تراجم میں یکصد ڈالر ادا کئے ہیں۔ قارئین سے مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: سید شاہ محمد الجیلانی باندونگ (انڈونیشیا)

(۵) — افسوس! مکرم شیخ قمر علی صاحب دلبہرہ سابق صدر جماعتِ احمدیہ کرڈاپلی چار ماہ تک فریش رہنے کے بعد مورخہ ۲ر۱ر۸۳ بعمر ۸۶ سال اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن اگلے روز بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ کے صحن میں کرڈاپلی اور قرب کی جماعتوں کے کثیر تعداد احباب کی معیت میں خاکسار نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ تدفین کے آخری مراحل تک مقامی اور قرب و جوار کے بہت سے غیر مسلم معززین بھی موجود رہے۔

مرحوم جماعتِ احمدیہ کرڈاپلی کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے ۱۹۳۴ء میں آپ جماعت کے دوسرے صدر منتخب ہوئے۔ ۱۹۷۴ء تک اپنے مفوضہ فرائض حسن و خوبی کے ساتھ انجام دیتے رہے۔ آپ نہایت مخلص، سادہ لوح، فدائی، ہمدرد، صائب الرائے اور اچھی انتظامی صلاحیت کے مالک بزرگ وجود تھے۔ آپ کے ذریعہ جماعت میں تنظیم اور اتفاق و اتحاد قائم ہوا اور جماعت کی مالی پوزیشن کافی مضبوط ہوئی۔ تعمیری کاموں میں خاص دلچسپی رکھتے تھے۔ مسجد احمدیہ کی دو منزلہ خوبصورت عمارت، مدرسہ، سکول، احمدیہ لائبریری و

(بقیہ) منارۃ الناصر اور رفاہِ عام کے بہت سے کام آپ کی یادگار ہیں۔ اپنے علاقہ میں معزز اور باوقار شخصیت رکھتے تھے۔ غیر مسلم بھی اکثر اپنے تنازعات کا فیصلہ آپ سے کراتے تھے۔ مرکزِ سلسلہ اور خاندان حضرت مسیح پاک علیہ السلام سے گہری محبت و عقیدت رکھتے تھے۔ تبلیغ سے گہری دلچسپی تھی۔ اسی بنا پر آپ نے اپنے بڑے بیٹے مکرم مولوی شیخ عبدالحلیم صاحب کو دینی تعلیم کے حصول کے لئے مرکز میں بھجوایا جو اس وقت میدان تبلیغ میں مصروف ہیں۔ آج جماعتِ احمدیہ کرڈاپلی ایک ہمدرد خیر خواہ بزرگ سے محروم ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے آپ کو جنت کے اعلیٰ مقام میں جگہ دے۔ مرحوم نے دو بیویاں اور کثیر تعداد بیٹے بیٹیاں نواسے و نواسیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے آمین

خاکسار: محمد صدیق صدر جماعت احمدیہ کرڈاپلی

درخواستِ دُعا: — مکرم عبدالمالک صاحب نمائندہ خالد و تشحیذ الاذہان تھملاڑ ہیں کو محترم چوہدری شاہنواز صاحب مالک شاہنواز لمیٹڈ لاہور کا پراسٹریٹ کا اپریشن عنقریب لندن میں ہونے والا ہے۔ اپریشن کی کامیابی اور محترم موصوف کی کامل صحت و شفایابی نیز خود مکرم عبدالمالک صاحب اپنے پیش نظر مقاصد میں کامیابی کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

قسط اوّل

آغازِ اسلام میں صحابہ کرامؓ کی بے مثال قربانیاں

تقریر محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان بر موقع جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۲ء

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○

(سورۃ التوبہ : آیت ۱۰۰)

ترجمہ :۔ اور جو مہاجرین اور انصار میں سے سبقت لے جانے والے ہیں اور وہ لوگ بھی جو کہ کامل اطاعت دکھاتے ہوئے اُن کے پیچھے چلے اللہ اُن سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے اس نے ان کے لئے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ اُن میں ہمیشہ رہتے چلے جائیں گے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

کہتے ہیں یورپ کے ناداں یہ نبی کامل نہیں
وحشیوں میں دیں کو پھیلانا یہ کیا مشکل تھا کار
پر بنانا آدمی وحشی کو ہے اک معجزہ
معنیٔ رازِ نبوّت ہے اسی سے آشکار
نور لائے آسماں سے خود بھی وہ اک نور تھے
قوم وحشی میں اگر پیدا ہوئے کیا جائے عار
روشنی میں مہرِ تاباں کی بھلا کیا فرق ہو
گرچہ نکلے روم کی سرحد سے یا از زنگبار

صدرِ محترم اور معزز سامعین!

بنی نوعِ انسان بالعموم اور عالمِ اسلام بالخصوص اُن برگزیدہ قدوسیوں کا ہمیشہ منت اور ممنونِ احسان ہے جنہیں شاہِ لولاک خاتم النبیین رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضِ صحبت سے بہرہ ور ہو کر آپ کے صحابہؓ کہلانے کا شرف حاصل ہوا۔ جنہوں نے اپنے اموال و نفوس، عزت و ناموس اور جذبات و احساسات سب کچھ قربان کر کے اسلام جیسا عظیم الشان، عالمگیر انسانیت کا علمبردار اور زندۂ جاوید مذہب ہم تک پہنچایا۔

مذاہبِ عالم کی تاریخ شاہد ہے کہ ہر مامور و مرسل اور ہادی و مصلح کو اپنے زمانے میں اس وقت کے رسم و رواج، تہذیب، تمدن اور عقائد و نظریات کے منافی ہونا پڑتا ہے اور ان کو چیلنج کرنا پڑتا ہے کیونکہ ایک طرف زرق برق دُنیا کی لذّات، جاہ و حشمت اور دولت و ثروت کی چکا چوند ہوتی ہے تو دوسری طرف غربت و افلاس اور کس مپرسی کا عالم ہوتا ہے۔ ایک طرف ایمان، اخلاص، صدق ہوتا ہے تو دوسری طرف اوہام پرستی، ریاکاری اور مکر و فریب کا دور دورہ ہوتا ہے۔ ایک طرف محبت، ہمدردی، غمخواری، عجز و انکسار ہوتی ہے تو دوسری طرف ظلم و تعدی، نفرت و حقارت اور عجب و پندار کا راج ہوتا ہے۔ ان نامساعد حالات میں پرستارانِ حق و صداقت بے انتہا کٹھن مراحل میں سے گزرے انتہائی دردناک مصائب و مشکلات سے انہیں دوچار ہونا پڑا۔ ظلم و تشدد کی لرزہ خیز اذیتوں کو انہوں نے راہِ حق میں نہایت بشاشت سے برداشت کیا۔ جیسے ایک شاعر نے کہا ہے کہ ؎

یہ عشق نہیں آساں اتنا ہی سمجھ لیجئے
اِک آگ کا دریا ہے اور ڈوب کے جانا ہے

ایسے ہی مخالفانہ اور پُر از تشدد حالات کا سامنا ۶۱۱ء میں آغازِ اسلام کے وقت اسلام قبول کرنے والے جاں باز مخلصین کو بھی کرنا پڑا۔ جبکہ سرزمینِ عرب کے شہر مکّہ میں حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کا حیات بخش، صلح آفریں، عالمگیر اور انقلاب انگیز ابدی پیغام خدائے بزرگ و برتر کے حکم سے اہلِ عرب کے سامنے پیش کیا۔ ہاں وہی اسلام جو اُن کی وحشت و بربریت دور کر کے اُن کو انسان بنانے آیا تھا۔ جو اُن کی بدی اور بدکاری مٹا کر طہارت و تزکیہ نفس کا بلند مقام دینے آیا تھا جو اُن کو اخلاقِ رذیلہ سے نکال کر اخلاقِ فاضلہ کے بامِ عروج تک پہنچانے آیا تھا جو اُن کے باہمی بغض و عداوت کی خاردار جھاڑیوں کی بیخ کنی کر کے محبت و اخوت کے گلزار کی آبیاری کرنے آیا تھا جو انہیں فرش سے اُٹھا کر عرش تک پہنچانے آیا تھا جو انہوں بتوں کے دامِ تزویر سے چھڑا کر عشقِ الٰہی کا متوالا بنانے کے لئے آیا تھا اور جس نے عرب کا ذرّہ ذرّہ آپ کے خون کا پیاسا ہو گیا —— کیونکہ ؎

عداوت ہر بزرہ گر مہ غد ... [illegible]

ہر قدم پر کوہِ ماراں ہر قدم پر دشتِ خار
لیکن یہ اس اولو العزم نبی اُمّی فخر المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا اثر، تربیت پذیری کا جوہر اور قوتِ قدسیہ کا فیضان تھا کہ چند دنوں میں آپ کے آگے پیچھے دائیں بائیں ہر طرف ایسے جاں نثاروں کی قطاریں کھڑی ہو گئیں کہ دیگر انبیاء علیہم السلام کی تاریخ جن کے وجود سے یکسر خالی نظر آتی ہے۔ عرب کی طبائع اُن کی قدامت پسندی، بت پرستی اور شرک و بدعت کے مقابلہ میں بلکہ دُنیا کے کل دیگر مذاہب کے مقابلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح دُنیا کی سب سے گری ہوئی وحشی قوم کو جنہیں اپنے زیرِ نگیں اور باجگزار بنانے کا تصور اس وقت کی سب سے طاقتور اور مہذب دو بڑی حکومتیں ایران و روم بھی نہیں کر سکیں۔ آپ نے انہیں انسان بنایا۔ پھر انسان سے مہذب و بااخلاق اور باخدا و خدا نما انسان بنا دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے کہ ؎

صَادَفْتَهُمْ قَوْمًا كَرَوْثٍ ذِلَّةً
فَجَعَلْتَهُمْ كَسَبِيْكَةِ الْعِقْيَانِ

کہ اے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے اپنی قوم کو گوبر کی طرح ذلیل پایا پھر اپنی تربیت میں لے کر اپنی قوتِ قدسی کے اثر سے انہیں خالص سونے کی ڈلی کی مانند بنا دیا۔ پس یہ ایسا بے نظیر اور عظیم الشان روحانی انقلاب ہے کہ خود خدائے ذوالعرش نے انہیں یہ سندِ خوشنودی عطا فرمائی کہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ کہ اللہ اُن سے راضی ہو گیا اور وہ اپنے خدا سے راضی ہو گئے اور اسی بنا پر خود رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے علیٰ وجہ البصیرت یہ ارشاد فرمایا کہ

اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ ؎

(مشکوٰۃ : باب مناقب الصحابہؓ)

میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جن کی بھی تم پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔ چنانچہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند جلیل حضرت امام مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"اوائل عہدِ اسلام میں جبکہ اللہ تعالیٰ کے محض فضل و کرم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو آپ کو وہ قوتِ قدسی عطا ہوئی کہ جس کے قوی اثر سے ہزار ہا مخلص اور جاں نثار مسلمان پیدا ہو گئے آپ کی جماعت ایک ایسی قابلِ قدر اور قابلِ رشک جماعت تھی کہ ایسی جماعت کسی نبی کو نصیب نہیں ہوئی۔ نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی اور نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو۔ میں نے اس امر کے بیان کرنے میں ہرگز ہرگز مبالغہ نہیں کیا بلکہ میں جانتا ہوں کہ وہ جماعت جس مقام اور درجہ پر پہنچی ہوئی تھی۔ اس کو پورے طور پر بیان ہی نہیں کر سکتے ...... یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کا نتیجہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجوہِ فضیلت میں سے یہ بھی ایک وجہ ہے کہ آپ نے ایسی اعلیٰ درجہ کی جماعت تیار کی۔ میرا دعویٰ ہے کہ ایسی جماعت آدمؑ سے لے کر آخر تک کسی کو نہیں ملی۔"

(الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں :۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جماعت تیار کی تھی وہ ایسی صادق اور وفادار جماعت تھی کہ انہوں نے آپ کے لئے جانیں دے دیں وطن چھوڑ دیئے عزیزوں اور رشتہ داروں کو چھوڑ دیا۔ غرض آپ کے لئے کسی چیز کی پرواہ نہ کی۔ یہ کیسی زبردست تاثیر تھی۔"

(الحکم ۲۴ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

اسی حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے ہمارے ملک کے عظیم لیڈر گاندھی جی نے فرمایا کہ :۔

"میں جوں جوں اس حیرت انگیز مذہب کا مطالعہ کرتا ہوں حقیقت مجھ پر آشکار ہو جاتی ہے کہ اسلام کی شوکت تلوار پر مبنی نہیں بلکہ اس کے خلفائے اوّلین کی قوتِ برداشت اُن کی قربانی اور بزرگی پر منحصر ہے۔"

(پیغام اخبار لاہور ۲۴ فروری ۱۹۳۱ء)

پس آغازِ اسلام میں جن مقدس ہستیوں نے اسلام قبول کیا اور اس کی نشر و اشاعت میں سرفروشانہ جد و جہد کی اُن کی ابتدائی اور اصلاحی تحقیقات لائقِ احترام اور قابلِ تقلید ہے در حقیقت وہ ایک ایسا نازک وقت تھا کہ دُنیا کی ہر طاقتور قوم اس ... توحید کو نیست و نابود کرنے کے لئے پر تولے آمادہ تھی لیکن یہ اصحابِ رسول اللہ کی ...

واستقلال تھا کہ وہ کسی بھاری سے بھاری مصیبت، دردناک ترین اذیت اور بڑی سے بڑی طاقت سے بھی مرعوب نہ ہو سکتے تھے جس کے نتیجہ میں کشاں کشاں غلاموں۔ نوجوانوں اور مظلوم عورتوں نے حلقہ بگوش اسلام ہونا شروع کیا۔ کیونکہ اسلام کے پیغام میں عورتوں کے حقوق کی ضمانت تھی، غلاموں کی آزادی کا مژدہ تھا نوجوانوں کے لئے انقلاب انگیز ترقیات کا ایک وسیع میدان تھا۔

اسلام کی اس مقبولیت کو روسائے مکہ نے اپنے مذہب، سیاست، تمدن اور رسم و رواج کے لئے ایک زبردست خطرہ محسوس کیا اور دلیل کا جواب دلیل سے دینے کی بجائے تیر و تلوار اور ظلم و تشدد سے دینا شروع کیا۔ عورتیں بے شرمانہ طریقوں سے قتل کی گئیں۔ ٹانگوں میں رسیاں باندھ کر انہیں مخالف سمت میں دوڑا کر انہیں چیرا جاتا تھا۔ غلاموں اور آزاد مسلمانوں کو تپتی ہوئی ریت … پر گھسیٹا جاتا تھا

حبشی نسل حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نوجوانی میں اسلام قبول کیا تھا آپ امیہ بن خلف ایک مکی رئیس کے غلام تھے وہ انہیں دوپہر کی … پہنا کر دھوپ میں ڈال دیتا گرمی کے موسم اور چلچلاتی دھوپ میں جبکہ … کی سرزمین آگ اگل رہی ہوتی تھی گرم ریت پر لٹا کر سینہ پر بھاری پتھر رکھ دیتا کہ آپ حرکت نہ کر سکیں اور کہتا کہ لات اور عزّیٰ بتوں کی الوہیت تسلیم کرو اور محمد سے بیزاری کا اظہار کرو ورنہ یونہی سسک سسک کر جان دینی ہوگی مگر حضرت بلالؓ کی زبان سے اس کربناک حالت میں بھی اَحد۔ اَحد ہی کی صدا بلند ہوتی تھی کہ تم جو کرنا ہو کر لو حقیقت یہی ہے کہ اللہ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں یہ جواب سن کر امیہ غصہ سے آگ بگولہ ہو جاتا اور آپؓ کے گلے میں رسہ ڈال کر شریر لڑکوں کے حوالے کر دیتا کہ وہ آپؓ کو مکہ کی گلیوں میں پتھروں پر گھسیٹیں جس سے آپؓ کا بدن خون سے تر بتر ہو جاتا۔ تب بھی آپ اپنے ایمان کی مضبوطی کا ثبوت اَحد اَحد کہہ کر دیتے۔

۲۰۶

(سنن ابن ماجہ۔ اسد الغابہ جلد)

حضرت خباب بن ارتؓ ام انمار کے غلام تھے آپؓ نے اسلام قبول کیا تو ام انمار نے لوہا گرم کر کے ان کے سر پر رکھا۔ ایک دن حضرت عمرؓ نے ان کی پیٹھ دیکھی تو فرمایا میں نے ایسی پیٹھ آج تک کسی کی نہیں دیکھی حضرت خباب نے جواب دیا کہ زمین پر انگارے دہکاتے اور مجھے ان پر لٹاتے اور اس پر بھی جب ان … [illegible] … تم رانی پر … نہ ہوتا تو ایک شخص میرے سینے پر سوار ہو جاتا تھا کہ میں جنبش نہ کرسکوں اور اس وقت تک مجھے آگ پر لٹائے رکھتے جب تک کہ میرے جسم سے رطوبت نکل نکل کر کوئلے ٹھنڈے نہ ہو جاتے لیکن ان مصائب کے باوجود انہوں نے متاع ایمان ہاتھ سے نہ چھوڑی اور نہ کسی کمزوری سے کام لیا بلکہ توحید کا جھنڈا بلند رکھا۔

(طبقات ابن سعد جزء ثالث قسم اول ص ۱۱۷)

حضرت ابو فکیہہ صفوان بن امیہ کے غلام تھے لیکن دولت ایمان سے مالا مال ہو گئے تو صفوان اور دوسرے کفار ان کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچاتے ان کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر زمین پر لٹا دیتے اور اوپر وزنی پتھر رکھ دیتے نتیجۃً ان کا دماغ ماؤف ہو جاتا پھر ظالم ان کے پاؤں میں رسہ ڈال کر زمین پر گھسیٹتے پھرتے لیکن آفرین ہے ان کے اعتقاد کی پختگی اور جذبہ ایمانی پر کہ ذرہ بھر لغزش نہ آئی اور ثابت قدم رہے۔

غلاموں کے اسی زمرہ میں حضرت صہیب رومیؓ ایک مالدار آدمی تھے۔ صاحب تاجر ہونے کی وجہ سے مکہ کے باحیثیت لوگوں میں ان کا شمار ہوتا تھا اور آزاد ہو چکے تھے اس کے باوجود قبول اسلام کی وجہ سے ظالموں نے ان کو اس قدر مارا کہ تمام بدن لہولہان ہو گیا اور ان کا دایاں ہاتھ ٹوٹ گیا۔ ظالموں نے اسی پر قناعت نہیں کی بلکہ ان کے دونوں ہاتھ پاؤں رسیوں سے باندھ کر ان کو تپتی ہوئی ریت پر گھسیٹا اور لوہا گرم کر کے ان کے جسم پر داغ دیا۔ یہ تمام مصیبتیں اس قدر ہولناک ہیں کہ ان کے تصور سے بھی کلیجہ کانپ اٹھتا ہے لیکن حضرت صہیب رومیؓ ان تمام اذیتوں کے باوجود یہی فرماتے رہے کہ اسلام جیسے پاک اور درخشاں مذہب کو میں نہیں چھوڑ سکتا جب آنحضرت صلعم نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو حضرت صہیبؓ نے بھی ہجرت کرنی چاہی۔ مگر قریش نے ان سے کہا کہ جو دولت تم نے مکہ میں کمائی ہے وہ مکہ سے باہر کیسے لے جا سکتے ہو؟ ہم تمہیں ہرگز ایسا نہیں کرنے دیں گے۔ ایمان کے جس جذبہ سے حضرت صہیبؓ سرشار تھے اس کے مقابلہ میں دولت و ثروت بھلا آپؓ کے پاؤں کی زنجیر کیسے بن سکتی تھی۔ آپؓ نے فرمایا "اگر میں سب مال و دولت تمہارے حوالے کر دوں تو پھر تو تم کو میرے جانے پر کوئی اعتراض نہ ہوگا؟ کفار اس پر راضی ہو گئے چنانچہ آپ نے اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے اپنا تمام اندوختہ قربان کر دینے میں ذرہ بھر بھی تامل نہ کیا اور بالکل مفلس اور قلاش ہو کر مدینہ چلے آئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کا علم ہوا۔ تو فرمایا رَبِحَ صُهَيْبٌ رَبِحَ صُهَيْبٌ کہ صہیب نے بڑا منافع بخش سودا کیا ہے۔

غلاموں کے علاوہ جو آزاد مسلمان تھے وہ بھی کفار مکہ کی ایذا رسانیوں سے محفوظ نہ تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چالیس سال کے تھے اور مالدار آدمی تھے مگر ان کے چچا حکم نے ان کو رسیوں سے باندھ کر خوب پیٹا زبیر ابن العوام بہت بہادر نوجوان تھے ان کا چچا ان کو بہت تکلیفیں دیا کرتا تھا۔ چٹائی میں لپیٹ دیتا اور نیچے سے دھواں دیتا تاکہ ان کا سانس رک جائے اور کہتا کہ اسلام سے باز آؤ گے یا نہیں؟ مگر وہ تکالیف کو برداشت کرتے ہوئے یہی جواب دیتے کہ میں صداقت کو پہچان کر اس سے انکار نہیں کر سکتا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے حالات میں لکھا ہے کہ قبول اسلام کے بعد حرم شریف میں جا کر انہوں نے قرآن مجید کی چند آیتیں بلند آواز سے پڑھیں تو قریش … اور ان کو اس قدر مارا کہ سارا جسم لہولہان ہو گیا اسی حالت میں … تپتی ہوئی ریت پر لٹا دیا اور اوپر سے پتھر پھینکے لیکن ان کا حال یہ تھا کہ نہایت اطمینان سے اذیتیں برداشت کرتے رہے اور مسکراتے رہے۔ ایک شخص نے پوچھا کہ آپ مسکراتے کیوں ہیں؟ فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ جب کوئی شخص بازار میں مٹی کا برتن خریدتا ہے تو کوئی ٹھونک بجا کر دیکھتا ہے میں اس لئے مسکرا رہا ہوں کہ میرا ہمدرد خالق مجھے خرید رہا ہے اور میرے عزم و استقلال کا امتحان لے رہا ہے۔ اس صداقت بھری تقریر کا یہ اثر ہوا کہ فوراً ستر آدمیوں نے کلمۂ شہادت پڑھ کر اسلام قبول کر لیا۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوذر غفاریؓ نے اپنے اسلام کا اعلان کیا تو ان کے بت پرست عزیزوں نے ان کو اس قدر مارا کہ چہرے پر داغ پڑ گئے اور سر میں خون جاری ہو گیا لیکن انہوں نے صاف لفظوں میں یہ کہا کہ اگر تم میرے جسم کا قیمہ بھی کر دو گے تب بھی میں اسلام سے انحراف نہیں کروں گا بلکہ جسم کے ہر ذرہ سے نعرۂ توحید لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه ہی بلند ہوگا۔

حضرت مصعب بن عمیر مکہ کے ایک رئیس خاندان کے چشم و چراغ تھے بڑے ہی خوبرو اور ناز و نعم میں پروردہ نوجوان تھے قیمتی سے قیمتی لباس پہنتے تھے عمدہ سے عمدہ غذا استعمال کرتے اور نہایت بیش قیمت خوشبوئیں اور عطریات استعمال کرتے جب انہوں نے اسلام کو قبول کیا تو انہیں قید کر دیا گیا ایک عرصے تک آپ قید و بند کی صعوبتیں نہایت صبر سے برداشت کرتے رہے اور موقع ملنے پر حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ عیش و آرام میں پلے ہوئے نوجوان کے لئے غربت اور غریب الوطنی کی زندگی میں کس قدر مشکلات کا سامنا ہو سکتا ہے اس کا اندازہ ہر شخص بآسانی سے کر سکتا ہے لیکن آپؓ نے اسلام کی خاطر یہ سب تکلفات اور آرام چھوڑ دیئے اور اس قدر تبدیلی پیدا ہو گئی کہ ایک مرتبہ دربار نبوی میں حاضر ہوئے تو وہ جو دو سو درہم کا بیش قیمت لباس پہنتے تھے ان کے بدن پر صرف ایک چادر تھی جو کئی جگہ سے پھٹی ہوئی تھی اور ایک جگہ سے چمڑے کا پیوند لگا ہوا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی اس خستہ حالی کو دیکھ کر فرمایا الحمد للہ۔ اب سب دنیا کی حالت بدل جانی چاہیئے یہ وہ نوجوان ہے جس سے زیادہ ناز و نعمت کا پلا ہوا مکہ میں کوئی نہ تھا لیکن خدا اور رسول کی محبت نے اسے ظاہری تکلفات سے بے نیاز کر دیا۔ یہ وہی مصعب ہیں جو جنگ احد میں شہید ہوئے اور چونکہ آپ … تھی اس لئے لوگوں میں یہ مشہور ہو گیا تھا کہ آنحضرت صلعم شہید ہو گئے … کفن دینے کے لئے صرف ایک چادر میسر تھی اور وہ بھی اتنی کہ اگر سر ڈھانپا جاتا تو پیر ننگے ہو جاتے اور پیر ڈھانکے جاتے تو سر ننگا ہو جاتا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ ان کا سر ڈھانک دیا جائے اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دی جائے

(طبقات ابن سعد قسم اول جزء ثالث ص ۸۲)

جب حضرت ابو بکر صدیقؓ ایمان لائے تو سب سے پہلے توحید پر ایک خطبہ دیا۔ کفار نے یہ نامانوس آواز سنی تو دفعتہ ان پر ٹوٹ پڑے اور اس قدر مارا کہ حضرت ابو بکرؓ کے قبیلہ بنو تیم کو ان کی موت کا یقین ہو گیا اور وہ آپؓ کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر گھر لے گئے۔ شام کے وقت ان کی زبان کھلی تو بجائے اپنی تکلیف کا اظہار کرنے کے سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال پوچھا اور پھر آخر دم تک آنحضرت صلعم کے ساتھ اپنا عہد وفاداری اس رنگ میں نبھایا کہ جان۔ مال۔ عزت سب کچھ آپ پر قربان کر دیا۔ (باقی)

دعائے نعم البدل: محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت ربوہ کی بڑی بیٹی عزیزہ مشاہدہ سلمہا ربہا کے ہاں گزشتہ دنوں پہلا بچہ تولد ہوا جو قضائے الٰہی سے پیدائش کے معاً بعد وفات پا گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قارئین بدر سے درخواست ہے کہ مولا کریم والدین کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے آمین۔ (ادارہ)

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

سیرالیون میں احمدیہ مسجد ناصر کا شاندار افتتاح

مکرم مولوی خلیل احمد صاحب مبشر مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم بو (سیرالیون) رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۹ر ۸۲ کو سیرالیون (مغربی افریقہ) کے شہر بو میں احمدیہ "ناصر مسجد" کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس مسجد کا سنگِ بنیاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ۱۹۷۰ء میں اپنے مغربی افریقہ کے دورہ کے دوران رکھا تھا اور اس نام کی بھی آپ نے منظوری عطا فرمائی تھی۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب مسجد بشارت کے افتتاح اور یورپین مشنوں کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لئے تشریف لائے تو محترم امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مسجد کے افتتاح کی اجازت کے لئے درخواست کی۔ حضور نے نہ صرف اجازت مرحمت فرمائی بلکہ اس موقع پر روح پرور پیغام بھی ارسال فرمایا۔ چنانچہ افتتاح کی خبر سیرالیون میں پھیلی ہوئی سینکڑوں جماعتوں کو پہنچائی گئی اور مسجد کی افتتاحی تقریب کے لئے ملک کی چیدہ چیدہ ہستیوں کو خصوصی دعوت ناموں کے ذریعہ مدعو کیا۔ چھوٹے چھوٹے ہینڈ بل چھپوا کر شہر میں تقسیم کئے گئے ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ بھی خوب پبلسٹی ہوئی۔

مسجد کی افتتاحی تقریب کا پہلا حصہ پرائمری سکول اور احمدیہ سیکنڈری سکول بو کے طلباء، اساتذہ اور ممبران جماعت کا ٹاؤن کی سڑکوں پر مارچ پاسٹ تھا۔ یہ مارچ پاسٹ مکرم بشیر احمد صاحب اختر پرنسپل اور مکرم ایم۔ اے موتیفو صاحب ہیڈ ماسٹر کی زیر نگرانی صبح ساڑھے آٹھ بجے سکول کے پاؤنڈ سے شروع ہوا اور ٹاؤن کی سڑکوں کا چکر لگاتا ہوا مسجد ناصر پہنچا جلوس میں طلباء اسلامی نعرے لگاتے رہے۔ محترم امیر صاحب نے جلوس کے اختتام پر طلباء و اساتذہ کا شکریہ ادا کیا اور دونوں سکولوں کے طلباء اور اساتذہ کی حوصلہ افزائی کی غرض سے انعامات بھی دیئے اسی دوران آنریبل منسٹر آف سٹیٹ ایجوکیشن ابوبکر کمارا صاحب تشریف لے آئے انہوں نے بھی طلباء اور اساتذہ سے خطاب کیا۔ نماز جمعہ کا وقت ڈیڑھ بجے مقرر تھا۔ محترم امیر صاحب نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ افتتاحی تقریب کا آغاز پانچ بجے مقرر تھا۔

محترم امیر صاحب کی زیر صدارت منعقدہ تقریب کی کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی سے ہوا بعدہ الحاج محمد گمانڈا بونگے جنرل سیکرٹری احمدیہ مشن سیرالیون نے تقریب کا تعارف کرایا آپ نے بعض معززین کا تعارف بھی کرایا جن میں حکومت سیرالیون کے وزیر سوشل ویلفیئر الحاج ڈاکٹر ایم بی ڈابو۔ وزیر تعلیم آنریبل ای آرووڈ مائینہ۔ آنریبل ابوبکر کمارا اور وزیر مملکت برائے تعلیم شامل تھے۔ محترم جنرل سیکرٹری صاحب کے بعد محترم امیر صاحب نے خطاب فرمایا۔ خطاب سے قبل آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا اور خطاب کے آخر میں ان سب لوگوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں تعاون کیا تھا۔ آپ کی تقریر کے بعد جماعت کے ایک پرانے اور مخلص رسیدہ احمدی بزرگ مکرم الحاج علی روجرز صاحب، وزیر مملکت برائے تعلیم آنریبل ابوبکر کمارا صاحب، وزیر سوشل ویلفیئر (بحالیات) آنریبل ایم بی ڈابو صاحب اور وزیر تعلیم آنریبل ارامسٹ ووڈ مائینہ نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آنریبل وزیر تعلیم کی تقریر کے بعد خاکسار نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ مسجد کا مین گیٹ کھول کر اور یادگاری تختی کی نقاب کشائی کر کے محترم جناب مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری امیر و مشنری انچارج نے ناصر مسجد بو کا افتتاح فرمایا اور اجتماعی دعا بھی فرمائی آخر میں مہمانوں کی ٹھنڈے مشروبات اور شیرینی سے تواضع کی گئی۔

شمالی اور مغربی سماٹرا کی جماعتوں کا تربیتی و تبلیغی دورہ

محترم الحاج محمود احمد صاحب چیمہ مبلغ انچارج انڈونیشیا۔ الحاج صدر اریفن ہکسی پونتو صاحب سیکرٹری امور خارجہ اور مکرم عبدالمنان صاحب سیکرٹری تبلیغ نے ماہ ستمبر ۸۲ء میں میدان کی جماعتوں کا دورہ کیا۔ یہ وفد بحری جہاز کے ذریعہ جاکرتہ پہنچا وہاں سے تین ہزار میل کے فاصلہ پر جماعت میدان پہنچا یہاں مکرم مولوی عبدالباسط صاحب انڈونیشین بطور مبلغ کام کر رہے ہیں۔ سات روز تک میدان کی جماعتوں کا دورہ کیا۔ مجالس عاملہ، انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ، مرکزیہ اور خدام کی تنظیموں سے خطاب کیا۔ میدان میں وفد نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا جس میں نو اخبارات کے نمائندگان موجود تھے۔ یہاں ایک عیسائی پادری صاحب وفد سے ملنے آئے اور مختصر گفتگو کے بعد جماعت احمدیہ میں کلمہ پڑھ کر داخل ہو گئے۔ میدان کے علاقے کے دورہ کے بعد دو دن تک وفد نے آچے کے علاقے کا دورہ کیا پاڈانگ کے علاقے کا بھی دورہ کیا۔ میدان کے ماحول میں جماعت تن جنگ بالا کی مسجد کے لئے ایک چینی دوست نے اپنا دو منزلہ مکان جماعت کو دیا تھا جو بہت بوسیدہ اور قابل مرمت تھا۔ محترم امیر صاحب وفد نے اس علاقہ کے مبلغ مکرم مولوی عبدالباسط صاحب کے بھائی مکرم عبدالقیوم صاحب کو تحریک کی تو انہوں نے مسجد کی تعمیر کے لئے پانچ لاکھ روپیہ عطیہ دے دیا فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ وفد نے آچے کے علاقے کے علاوہ پکن بارو اور پاڈانگ کا دورہ بھی کیا۔ آچے میں ایک دوست بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے۔ اس دورہ میں وفد کو جہاں جماعتوں کی تربیت اور تنظیم کا موقعہ ملا وہاں خواص تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کی سعادت بھی حاصل ہوئی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(الفضل ۲۴ر جنوری ۸۳ء)

اپی جان (آئیوری کوسٹ) میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی و تبلیغی مساعی

مکرم عبدالرشید صاحب رازی مبشر مبلغ سلسلہ احمدیہ آئیوری کوسٹ تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں جماعت سینکڑوں کی تعداد میں ہے مسلسل نئے افراد داخل سلسلہ ہو رہے ہیں ایک پرائمری سکول اور ایک دینی مدرسہ کام کر رہا ہے۔ پرائمری سکول میں دو صد طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ تدریسی تعلیم کے علاوہ انہیں اسلامی اور عربی تعلیم دی جاتی ہے۔ مسجد احمدیہ اور مشن ہاؤس تعمیر ہو چکے ہیں۔ شہر کے وسط میں تین بڑی بک شاپ ہیں جن میں اسلامی کتب اور لٹریچر رکھا گیا ہے۔ پچھلے دو ماہ سے شہر کے مختلف علاقوں میں احمدی احباب کے گھروں میں مجالس کی جاتی ہیں۔ جن میں غیر از جماعت احباب کثرت سے شامل ہوتے ہیں۔ ان دو ماہ میں چھ مجالس منعقد کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ اس ملک کو بھی جلد آسمانی نور سے منور فرمائے۔ آمین

سیرالیون کے گوڈرچ نامی گاؤں میں کامیاب سرکٹ کانفرنس

مکرم عبدالمنان صاحب طاہر مبلغ سلسلہ احمدیہ علاقہ سیرالیون رقمطراز ہیں کہ فری ٹاؤن کے قریب گوڈرچ نامی گاؤں میں مورخہ ۲۸ر ۸۲ کو کامیاب سرکٹ کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس کے لئے دعوت نامے چھپوا کر چیدہ چیدہ ہستیوں کو دیئے گئے۔ ریڈیو سے آٹھ مرتبہ مختلف زبانوں سے اعلان نشر ہوا۔ چنانچہ مورخہ ۲۸ر نومبر کو صبح سوا دس بجے محترم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد امیر سیرالیون کی زیر صدارت، کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی سے ہوا۔ محترم امیر صاحب نے اس کانفرنس کے انعقاد کا مقصد بیان کیا۔ بعدہ گوڈرچ جماعت کے صدر محترم منتھکی سیسے نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ اس دوران ابوبکر کمارا صاحب قائمقام وزیر تعلیم تشریف لائے۔ آپ کو مصروفیت کے باعث پہلے خطاب کا وقت دے دیا گیا۔ محترم قائمقام وزیر تعلیم کے بعد خاکسار عبدالمنان طاہر۔ مکرم امام عبدالوکیل صاحب سیکرٹری تبلیغ مکرم مولوی جبریل کریم صاحب لوکل مبلغ۔ گوڈرچ قصبہ کی مسجد کے ایک اور امام صاحب اور گوڈرچ کے احمدی امام مکرم عثمان کا ڈسنٹے صاحب نے خطاب کیا۔ محترم امیر صاحب نے اجتماعی دعا کرائی آخر میں حاضرین کی خدمت میں گوڈرچ جماعت کی طرف سے کھانا پیش کیا گیا۔

جماعت احمدیہ کینیا کے آٹھویں جلسہ سالانہ کا انعقاد

مکرم حافظ محمد صدیق صاحب مبلغ کینیا تحریر فرماتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کینیا کا آٹھواں سالانہ جلسہ مورخہ ۸ر تا ۱۰ر دسمبر ۸۲ء صوبہ نیانزا میں اگنیال (سیرالیون) کے مقام پر ہوا۔ جس میں بیس جماعتوں کے نمائندگان نے شرکت کی افتتاحی اجلاس کی صدارت محترم ایم سے نماکو وہ چیئرمین نیروبی جماعت نے کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام محترم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق مشنری انچارج و امیر کینیا نے پڑھ کر سنایا اور خطاب کیا اس کے بعد مکرم رجب اکیلو صاحب، حسینی صالح

صاحب۔ محمد افضل صاحب بٹ اور مکرم اسماعیل حنیف صاحب نے تقاریر کیں۔ پہلے اجلاس کے بعد آگمنیان میں تعمیر ہونے والی نئی مسجد کا محترم امیر صاحب نے افتتاح فرمایا۔ اس کے بعد اطفال کا علمی و دینی معلومات کا مقابلہ ہوا۔ اس موقعہ پر مجلس شوریٰ کا بھی انعقاد ہوا اور امسال جلسہ کو یہ خصوصیت بھی حاصل تھی کہ خواتین کا دوران ایک گھنٹہ کے لئے الگ اجلاس ہوا۔ دوسرے روز کے اجلاس میں مکرم یوسف ادسو صاحب۔ حافظ محمد صدیق صاحب۔ حسن رشیدی صاحب۔ حسین سیرا ہیرا صاحب اور مکرم ایم اے شاکر یہ صاحب نے خطاب کیا۔ دونوں روز اجلاس کے بعد سوال و جواب کا پروگرام تھا۔ تیسرے روز کے اجلاس سے مکرم سلیم صدیقی صاحب۔ مکرم محمود احمد صاحب نیب۔ مکرم رمضان کلونڈو صاحب مکرم قاسم خطیب صاحب مکرم رمضان عیدی صاحب اور مکرم فضل رشید صاحب نے خطاب کیا۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب نے ریفریشر کورسز میں اور دینی امتحانات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعام تقسیم کئے اور اختتامی خطاب فرمایا۔ دوپہر کے کھانے کے بعد محترم امیر صاحب نے چیف اور سب چیف صاحب کی خدمت میں قرآن مجید اور دیگر اسلامی کتب کا تحفہ پیش کیا جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ اس موقعہ پر ایک نوجوان طالب علم داخل سلسلہ ہوئے اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے آمین۔

تنزانیہ میں بھرپور تبلیغی مساعی ۲۶ افراد کا قبول احمدیت

مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح امیر و مشنری انچارج تنزانیہ اپنی رپورٹ میں رقمطراز ہیں کہ احمدیت کا پیغام اس ملک کے کونے کونے میں پہنچ چکا ہے۔ ہماری کتب خریدنے اور پڑھنے کا شوق بڑھ رہا ہے۔ ردِّ عیسائیت پر ہماری کتب بہت مقبول ہیں۔ تنزانیہ میں مورخہ ۲۴ تا ۲۶ ستمبر ۸۲ء مرکزی سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں پانچ صد نمائندگان نے شرکت کی۔ ریجنل کمشنر صاحب نے جلسہ کے لئے پیغام ارسال فرمایا [illegible] مسجد زیر تعمیر ہے مشن ہاؤس تعمیر ہو چکا ہے۔ مشاورتی کونسل ہوا [illegible] تنزانیہ کے زیر اہتمام تنزانیہ کی مساجد کے ائمہ اور مشائخ کا سیمینار [illegible] اس سیمینار میں جماعت احمدیہ کا اچھے رنگ میں ذکر کیا گیا۔ پرنس کریم [illegible] جب تنزانیہ کے دورہ پر آئے تو ان کی خدمت میں لٹریچر پیش کیا گیا جسے [illegible] کھڑے ہو کر قبول کیا۔ قرآن مجید کو بوسہ دیا ان سے ایک گھنٹہ تک ملاقات [illegible] ماہ کے عرصہ میں چھبیس خوش قسمت داخل احمدیت ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح [illegible] ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی با شرح چندوں کے بارے میں تحریک کے [illegible] نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔

ڈیڑھ صد سے زائد انڈونیشی احباب کو تبلیغ

مکرم منیر الاسلام یوسف صاحب مبلغ انڈونیشیا کی اطلاع کے مطابق جماعت کے ایک فرد کے گھر تعزیت کے موقعہ پر تقریباً ڈیڑھ صد کی تعداد میں موجود انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کے افسران۔ آرمی کے ہائی افسر۔ پولیس کے آفیسران اور اخبار کے رپورٹرز کو تبلیغ کی گئی گھر والوں کی خواہش پر اس تبلیغی گفتگو کا سلسلہ رات گیارہ بجے سے صبح کی اذان تک جاری رہا۔ حاضرین میں سے بعض نوجوان ہمارے حق میں بحث کرتے رہے۔ ایک اخباری نمائندہ نے ساری بات چیت کو ریکارڈ کیا۔ اللہ تعالیٰ بہتر نتائج برآمد کرے آمین۔

مسجد بشارت سپین کے افتتاح پر عیسائی دنیا کی پریشانی

مکرم مولوی عبد الوہاب صاحب مبلغ مورو گورو مشن تنزانیہ اپنی رپورٹ میں رقمطراز ہیں کہ مشرقی افریقہ میں تبلیغ کا سلسلہ بہت وسیع ہوتا جا رہا ہے۔ میکسے نامی قصبہ میں عیسائیوں نے ہمارے جلسہ کے اثر کو زائل کرنے کے لئے ایک جلسہ عام منعقد کیا۔ مسلمانان قصبہ نے خاکسار کو مسلمانوں کے نمائندہ کی حیثیت سے شامل ہونے کو کہا۔ الحمد للہ تقریر بہت کامیاب رہی۔ اس کے بعد مسلمانوں نے ایک جلسہ کیا اور اس میں بھی خاکسار کو سواحیلی زبان میں تقریر کرتے ہوئے ایک گھنٹہ تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا ایک تبلیغی مجلس میں جب خاکسار نے جب سپین میں مسجد بشارت کے افتتاح کی روئیداد بیان کی تو بعض عیسائیوں نے کہا "یہ عیسائی دنیا کے لئے ایک عظیم سانحہ ہے کہ صدیوں [illegible] ملک میں جہاں سے اسلام کی صف لپیٹ دی گئی تھی پھر اسلام داخل گیا۔"

[illegible] سپین میں جماعت احمدیہ کے مشن کا قیام

مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ انچارج سپین تحریر فرماتے ہیں کہ مسجد بشارت (پیدرو آباد) کے افتتاح کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد گرامی کی تعمیل میں بفضلہ تعالیٰ غرناطہ میں بھی مشن کے قیام کے لئے مکان حاصل کر لیا گیا ہے اور تبلیغ کا باقاعدہ آغاز ہو چکا ہے فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

مورخہ ۱۲/۱۲/۸۲ کو غرناطہ ریڈیو نے چھ بجے شام مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر کا ایک انٹرویو نشر کیا جس میں موصوف نے سامعین کو نئے سال کی آمد کی مبارکباد دی۔ آدھ گھنٹہ کے بعد ریڈیو پروگرام میں انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد اور تعلیم بیان کی حضور علیہ السلام کے دعویٰ کے ساتھ ریڈیو پر حضرت مسیح ناصری کی وفات کا بھی ذکر آیا۔ سامعین کو مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر نے بشارت دی کہ آنے والا آ چکا ہے آپ اسے قبول کر لیجئے۔ غرناطہ مشن کا پتہ یہ ہے:۔

MR. KARAMILAH[illegible] ZAFAR
CARETERA [illegible]-A
SIERRA 16,1-1.A [illegible] IIE-2
GRANDA [illegible]

سیرالیون کے جنوبی صوبہ میں تیس افراد کا قبول احمدیت

مکرم خلیل احمد صاحب مشنری مبلغ بو (سیرالیون) رقمطراز ہیں کہ بفضلہ تعالیٰ بو کے حلقہ میں ماہ ستمبر اور اکتوبر ۱۹۸۲ء کے دوران ۳۰ افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے نو مبائعین میں پا ابو بکر فوفانہ (J.P.) جسٹس آف پیس بھی شامل ہیں یہ بو شہر کی بہت جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ بو میں ایک عیسائی خاندان جو پانچ افراد پر مشتمل ہے احمدیت میں داخل ہوا ہے POJEHUM شہر جو ضلع کا صدر مقام ہے وہاں کے بارسوخ شخص محمد سوری کرونا نے بیعت کی ہے LEYAMA ایا ماگاؤں میں بھی ایک معزز شخص پا موسیٰ نے بیعت کی ہے BAOMA گاؤں میں مزید چار افراد نے بیعت کی دو سال پہلے یہاں جماعت قائم ہوئی تھی WALIHUM BUMPEL میں ہماری پرانی جماعت ہے وہاں بھی دو عیسائی میاں بیوی نے بیعت کی مزید عیسائیوں کے اسلام قبول کرنے کی توقع ہے۔

ملاوی زمبابوے اور فن لینڈ کے سفیر صاحبان کی خدمت میں اسلامی لٹریچر کی پیشکش

مکرم عبد الباسط صاحب امیر و مشنری انچارج زیمبیا تحریر فرماتے ہیں کہ ملاوی اور زمبابوے کے سفراء متعینہ زیمبیا سے الگ الگ ملاقات کی گئی اور ان کی خدمت میں اسلامی لٹریچر پیش کیا۔ فن لینڈ کے سفیر کو جب ملنے گئے تو اس وقت زیمبیا ایک وفد ان سے ملنے کے لئے آیا ہوا تھا [illegible] سفیر موصوف کو پتہ چلنے پر وہ خود کمرہ انتظار میں تشریف لے آئے اور [illegible] نے لگے کہ ایک وفد ایسے موقعہ پر آ گیا جب آپ سے ملاقات کا وقت مقرر [illegible] موقعہ پر قرآن مجید ترجمہ و تفسیر کا نیا ایڈیشن اور اسلامی اصول کی فلاسفی پیش کی گئی جسے انہوں نے بخوشی قبول کیا اور کچھ دیر تک جماعت اور سلسلہ کے بارہ میں گفتگو ہوتی رہی

مجلس انصار اللہ کلکتہ کے دو تربیتی اجلاس

مکرم محمد خیر الدین صاحب انور معتمد اعلیٰ مجلس انصار اللہ کلکتہ تحریر فرماتے ہیں کہ مجلس انصار اللہ کلکتہ کے دو تربیتی اجلاس مورخہ ۱۲/۱۲/۸۲ اور مورخہ ۹/۱/۸۳ کو منعقد ہوئے۔ مورخہ ۱۲/۱۲/۸۲ کے اجلاس کی صدارت مکرم منیر احمد صاحب بانی نے فرمائی اور اس اجلاس سے خاکسار محمد خیر الدین انور۔ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے اور صدر مجلس نے خطاب کیا۔ مورخہ ۹/۱/۸۳ کے اجلاس کی صدارت مکرم سید محمد نور عالم صاحب امیر جماعت کلکتہ نے فرمائی اور مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے۔ مکرم محمد [illegible] الدین صاحب۔ خاکسار محمد خیر الدین انور اور صدر مجلس نے تقاریر کیں اس اجلاس میں خاکسار نے ماہ گزشتہ کی رپورٹ کارگزاری مجلس انصار اللہ پڑھ کر سنائی۔ [illegible] اجلاسات بعد دعا اختتام پذیر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں [illegible] تعالیٰ آمین۔

ہر احمدی کا فرض ہے

اخبارِ بدر خود خرید کر پڑھے

اعلاناتِ نکاح

(۱) — مورخہ ۱۵/۱۲/۸۲ کو خاکسار نے بمقام توتی کوڑی (تامل ناڈو) مکرم آر غلام احمد صاحب ابن مکرم اے این اے رحمت اللہ صاحب کا نکاح عزیزہ امۃ الرزاق سلمہا بنت مکرم جمال الدین صاحب کے ہمراہ مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر — اور

(۲) — مکرم انوار احمد صاحب ابن مکرم جمال الدین صاحب کا نکاح عزیزہ امۃ القدیر سلمہا بنت مکرم اے این اے رحمت اللہ صاحب کے ہمراہ مبلغ چھ ہزار پانچصد روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اسی روز دونوں بچیوں کی رُخصتانہ کی تقریب کے ساتھ ساتھ مکرم اے این اے رحمت اللہ صاحب کی بڑی بچی عزیزہ امۃ المتین سلمہا کی تقریب رُخصتانہ بھی عمل میں آئی۔ واضح رہے کہ عزیزہ کا نکاح مورخہ ۹/۱۱/۸۲ کو مکرم محمد احمد بٹے صاحب ابن مکرم الیس ایم ایم حسین صاحب کے ساتھ احمدیہ دار التبلیغ مدراس میں خاکسار نے ہی پڑھایا تھا۔

(۳) — مورخہ ۳۰/۱۲/۸۲ کو خاکسار نے اپنے برادرِ نسبتی مکرم عبد الرحیم صاحب ابن مکرم عبد الحمید صاحب مرحوم کا نکاح عزیزہ ذرزیر بیگم سلمہا بنت مکرم یو ابراہیم صاحب مرحوم کے ساتھ مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر کنانور میں پڑھا اور اس موقعہ پر احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت احباب کی موجودگی کے پیشِ نظر مناسب حال خطبہ دیا۔ خوشی کے اس موقع پر برادرم عزیزم عبد الرحیم صاحب نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ پچاس روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً

(۴) — مورخہ ۴/۲/۸۳ کو بعد نماز جمعہ خاکسار ہی نے کنانور میں مکرم پی وی بشیر احمد صاحب ابن مکرم کے محمد کنجی صاحب مرحوم کا نکاح عزیزہ نسیمہ سلمہا بنت مکرم اے پی عبد الرحمٰن صاحب کے ساتھ ۸۰ گرام سونا حق مہر پر پڑھا اس خوشی میں مکرم پی وی بشیر احمد صاحب نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ پچاس روپے ادا کئے ہیں فجزاہ اللہ خیراً۔

خاکسار: محمد عمر مبلغ سلسلہ مدراس نزیل کنانور

(۵) — مورخہ ۲۳/۱/۸۳ کو بمقام کرونا گاپلی مکرم مولوی محمد علوی صاحب مبلغ سلسلہ نے عزیزہ شمیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم کے حیدروس کنجو صاحب کا نکاح مکرم رحمت اللہ صاحب ابن مکرم علی باوا صاحب کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ مکرم حیدروس کنجو صاحب نے خوشی کے اس موقعہ پر بطور شکرانہ مبلغ اکیس روپے مرکزی فنڈ میں ادا کئے۔

خاکسار: محمد فاروق مبلغ سلسلہ کرونا گاپلی

• — قارئین بدر سے ان تمام رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

تقریب شادی خانہ آبادی

الحمد للہ کہ خاکسار کے بیٹے عزیز سید ناصر احمد سلمہٗ کی شادی مورخہ ۸/۱۲/۸۲ کو مکرم برادرم محمد ظہور احمد صاحب حیدر آباد کی بیٹی کے ساتھ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔ بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ ۱۴۳ روپے ادا کرتے ہوئے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے قارئین بدر کی دعاؤں کی خواستگار ہوں۔

خاکسار: سیدہ سلطان سعید آباد - حیدر آباد

ولادتیں

(۱) — اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم رشید احمد صاحب اختر ابن مکرم محمد عزیز صاحب گجراتی درویش مرحوم کو بتاریخ ۱۰/۱/۸۳ پہلی بچی عطا فرمائی ہے جس کا نام "روزینہ شبنم" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودی مکرم مرزا محمد اقبال صاحب درویش کی نواسی ہے۔ مکرم رشید احمد صاحب اختر نے اس خوشی میں بطورِ شکرانہ مبلغ دس روپے امانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً قارئین سے نومولودہ کے نیک صالحہ و خادمہ دین ہونے اور صحت و عافیت والی لمبی عمر پانے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

(۲) — اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے عزیز مکرم حمید احمد صاحب پرویز مقیم دوبئی کو بتاریخ ۱۱/۱۲/۸۲ دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام "فہیم اللہ" تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری کرامت احمد خان صاحب ربوہ کا نواسہ ہے۔ مبلغ ۱۰/- روپے امانت بدر میں جمع کراتے ہوئے نومولود کے نیک اور خادم دین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: اہلیہ مکرم چوہدری محمد احمد خان صاحب درویش

درخواستہائے دُعا

• — مکرم نور احمد صاحب مقیم گلاسکو اپنے کاروبار کے بابرکت ہونے اور دینی و دُنیوی ترقیات کے حصول کے لئے • — مکرم سید محمد شاہ سیفی صاحب نیچ بہاڑہ (کشمیر) جو حال ہی میں اپنی اہلیہ اور نواسی کے ہمراہ جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کے بعد واپس لوٹے ہیں اپنی پریشانیوں کے ازالہ اور دینی و دُنیوی ترقیات کے لئے • — مکرم بشارت احمد صاحب ڈار قائد مجلس آسنور مبلغ ۱۰ روپے امانت بدر میں ادا کر کے اپنے ہمزلف زادہ عزیز سید سہیل بہزاد سلمہٗ ابن مکرم سید نثار احمد صاحب کی معدے کی تکلیف سے کامل و عاجل شفایابی کے لئے • — مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود مبلغ سلسلہ اپنی خوشدامن محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ اور مکرم منصور احمد صاحب ساکن کوریل (کشمیر) کی کامل صحت و شفایابی کے لئے • — محترمہ کبریٰ بیگم صاحبہ نگران ناصرات الاحمدیہ حیدر آباد ایک حادثہ پیش آجانے کے باعث دل اور پسلی میں درد سے دوچار ہیں۔ موصوفہ بغرضِ تحریک دُعا مبلغ پانچ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کر کے اپنی کامل صحت و شفایابی اور اپنے چھوٹے بیٹے عزیز محمد عبد اللہ سلمہٗ کی امتحان انٹر فائینل میں نمایاں کامیابی کے لئے • — مکرم احمد صاحب مقیم فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) مبلغ دس روپے مد امانت بدر میں ادا کر کے علمی میدان میں حصولِ ترقی اور کامیابی کے لئے • — محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم محمد سلیمان صاحب درویش ربوہ اپنے داماد عزیز محمد عبد التسلیم صاحب ابن مکرم محمد حنیف صاحب کی ماہ فروری کے دوران بمقام کوئمبٹور منعقد ہونے والی جسمانی نمائش کے مقابلہ میں نمایاں کامیابی کے لئے • — مکرم محمد ظفر اللہ صاحب سلمہٗ وقف جدید قادیان پانچ روپے مد امانت بدر میں ادا کر کے مکرم اے جی اے صادق صاحب سری لنکا کے والدین کی کامل صحت و شفایابی اور کاروبار میں ترقی کے لئے • — عزیز شیخ علاؤ الدین سلمہٗ متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان اپنے تم زاد عزیز شیخ بلال الدین سلمہٗ جو بفضلہٖ تعالیٰ شروع ہی سے نیشنل سکالرشپ لیتے آرہے ہیں نیز اپنے بھائی عزیز شیخ عنایت الدین سلمہٗ اور ہمشیرہ عزیزہ شہناز پروین سلمہا کی امتحان میٹرک میں اعلیٰ و نمایاں کامیابی کے لئے • — محترمہ اعجاز فاطمہ صاحبہ قادیان بغرض علاج شاہجہانپور جا رہی ہیں کامل صحت و شفایابی کے لئے • — مکرم سید ظہیر الدین محمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ بریلی اپنے برادرِ نسبتی مکرم عبد الجبار صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ موتی ہاری (بہار) جو مختلف عوارض میں مبتلا ہونے کی وجہ سے فریش ہیں کی کامل صحت و شفایابی کے لئے • — مکرم ماسٹر محمود احمد خان صاحب ایم اے ایم ایڈ زدورہ مالو (کشمیر) پریشانیوں کے ازالہ بچوں کی امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے • — مکرم شیخ محمود صاحب شموگہ کاروباری پریشانیوں کے ازالہ اور بڑے بھائی مکرم عبد الصمد صاحب کی کامل صحت و شفایابی کے لئے • — مکرم ظہور الدین صاحب حیدر آباد اپنی بچی عزیزہ ناصرہ سلمہا کے رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے • — اہلیہ محترمہ مکرم چوہدری محمد احمد صاحب درویش قادیان اپنے شوہر نیز بڑے بھائی مکرم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب مقیم لنڈن اور نواسے کی کامل صحت و شفایابی کے لئے • — مکرم محمد سلیمان خان صاحب قائد مجلس چک ایمرچھ اپنی والدہ محترمہ اور اہلیہ صاحبہ کی صحت و شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے • — عزیز رفیق احمد صاحب سندھی مقیم سہدرک اپنے خسر مکرم سلیمان خان صاحب کی کامل صحت و شفایابی کے لئے • — محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کی اہلیہ بعارضہ بلڈ پریشر اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب ظاہر مدرس مدرسہ احمدیہ کی اہلیہ بعارضہ اختلاجِ قلب بیمار ہیں ہر دو کی کامل صحت و شفایابی کے لئے • — مکرم عبد اللطیف صاحب سندھی کی والدہ محترمہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں کامل شفایابی کے لئے • — مکرم حبیب اللہ صاحب بیڈر آف ناصر آباد اپنی کامل صحت کے لئے اور اپنی بیٹی عزیزہ کشورہ بانو کے P.U.C کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلعم

درج ذیل جماعتوں کی طرف سے جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کرنے کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ مگر بوجہ تاخیر و عدم گنجائش ان کی اشاعت سے معذرت ہے صرف نام پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی مساعی میں برکت ڈالے آمین۔

جماعت احمدیہ سہدرک - پینگاڈی - لجنہ و ناصرات الاحمدیہ شاہجہانپور لجنہ اماء اللہ بنگلور۔ لجنہ اماء اللہ حیدر آباد و سکندر آباد۔

(ادارہ)

لازمی چندہ جات کی فرضیت اور اہمیت

نظارت ہذا میں موصولہ رپورٹوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض افرادِ جماعت کو لازمی چندہ جات کی فرضیت اور اہمیت کا علم نہیں ہے اور بعض احباب اگرچہ لازمی چندہ جات کی فرضیت اور اہمیت کو تو سمجھتے ہیں لیکن اپنی صحیح آمد پر لازمی چندہ باشرح ادائیگی کے اہم فریضہ کو دانستہ نظرانداز کر رہے ہیں جس کی وجہ سے ہمارے یہ بھائی ایک بہت بڑی نیکی سے محروم ہیں اگرچہ ہمارے انسپکٹر صاحبان اپنے دورہ میں لازمی چندہ جات کی باقاعدہ اور باشرح ادائیگی کی طرف احبابِ جماعت کو توجہ دلاتے رہتے ہیں تاہم مقامی صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال کا فرض ہے کہ وہ بار بار اپنی جماعت کے مخلص احباب کو اس طرف توجہ دلاتے رہیں اور اُن سے حتی الامکان باشرح چندہ وصول کرنے کی کوشش کریں۔ اسی طرح مبلّغین کرام بھی اپنے خطبات اور درس و تدریس کے موقع پر باقاعدہ اور باشرح چندہ ادا کرنے کی احبابِ جماعت کو تلقین کرتے رہیں تاکہ جماعت کا ہر فرد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کے مقرر کردہ معیار کے مطابق مالی قربانی میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کا وارث بن سکے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اپنے خطبات و ارشادات میں احبابِ جماعت کو اپنے ذمہ باشرح چندہ جات ادا کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔

فرمایا — "حقیقت یہ ہے کہ اگر جماعت کا ایک طبقہ اس معاملہ میں تقویٰ شعاری اختیار کرلے اور غیر اللہ کا خوف نہ کھائے شرک نہ کرے اور اس بات پر قائم ہو جائے کہ خدا کی راہ میں جو بھی دوں گا سچائی کے ساتھ دوں گا تو آج شرح بڑھائے بغیر بھی ہمارا چندہ دوگنا ہو سکتا ہے ..... ایک بڑی اکثریت ایسی ہے جو ابھی تک مالی امور میں تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر پوری نہیں اُتری اگر وہ اکثریت بھی تقویٰ کے معیار پر پوری اُتر جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یقیناً ہمارے چندوں میں غیر معمولی برکت ملے گی۔"

پس اس نوٹ کے ذریعہ جملہ احبابِ جماعت مقیم بھارت (جو اپنے ذمہ لازمی چندہ جات بھی باقاعدہ اور باشرح نہیں ہیں) کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے مقرر کردہ معیار کے مطابق مالی قربانیاں کرکے خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے رزق اور اموال میں بہت برکت ڈالے گا۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

اُمراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ بھارت متوجہ ہوں

نظارت اُمورِ عامہ قادیان کی جانب سے ماہ نومبر ۸۲ء میں تمام جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو ایک سرکلر چٹھی ارسال کی گئی ہے جس میں تحریر کیا گیا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھارت کی تمام جماعتوں کی صحیح تعداد معلوم کرنے کی خواہش کا اظہار فرمایا ہے لہٰذا اس امر کی تکمیل کی خاطر جملہ اُمراء و صدر صاحبان جماعت احمدیہ اپنی اپنی جماعتوں کے ذکور و اناث کی صحیح تعداد مندرجہ ذیل خاکہ کی خانہ پُری کرکے ارسال فرمائیں۔ نظارت ہذا کو تا حال مذکورہ سرکلر چٹھی خانہ پُری کے بعد اکثر جماعتوں کی طرف سے موصول نہیں ہوئی اس لئے بطور یاددہانی یہ اعلان کروایا جا رہا ہے چونکہ احمدیوں کی مردم شماری کی تعداد بزرگانِ کرام کی خدمت میں ارسال کرنی ہے اس کام کو بلاتاخیر سرانجام دے کر نظارت ہذا کو جلد از جلد افرادِ جماعت کی صحیح تعداد سے مطلع فرمائیں

[illegible]	تعداد اطفال	تعداد خدام	تعداد انصار	تعداد ناصرات	تعداد لجنہ	کل تعداد افراد جماعت

دستخط امیر / صدر جماعت احمدیہ .....

ناظر اُمور عامہ قادیان

بدر کی توسیع اشاعت میں حصہ لیجئے۔ (مینیجر)

تعمیر مساجد کے تعلق میں ضروری اعلان

احبابِ جماعت کی آگاہی کے لئے نظارت ہذا کی طرف سے یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ چونکہ جملہ مساجد نظارت ہذا کے ماتحت ہیں اس لئے ان کی تعمیر و توسیع کا تعلق بھی نظارت ہذا سے ہی ہے۔ البتہ کوئی ایسی جماعت جو اپنے اخراجات پر مسجد کی تعمیر کا بوجھ اُٹھانے کے لئے تیار ہو تو بھی اس کی تعمیر کا علم کہ اس پر کس قدر اخراجات کا اندازہ ہوگا اس کا نقشہ کیا ہوگا اور اس کی وسعت وغیرہ کتنی ہوگی ان سب باتوں کا علم نظارت ہذا کو ہونا ضروری ہے علاوہ ازیں ہر مسجد کی تعمیر کی منظوری بھی ہر جماعت کو مسجد کی تعمیر سے قبل مرکز سے لینی ضروری ہے۔

سو اس اعلان کے ذریعہ جملہ جماعتوں کے صدر صاحبان سے نظارت ہذا یہ درخواست کرتی ہے کہ جملہ مساجد خواہ ان کی تعمیر مرکزی امداد سے کی جائے یا اپنے اخراجات سے کی جائے۔ تعمیر سے قبل مسجد کی تعمیر کی تفصیلی رپورٹ مرکز کو ارسال کرکے اس کی منظوری مرکز سے حاصل کر لینی ضروری ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مُوصی احباب اپنا ایڈریس بھجوائیں

اُمراء و پریذیڈنٹ جماعت و سیکرٹریان مال و سیکرٹریان وصایا کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنی جماعت کے تمام موصی احباب کا ایڈریس انگریزی کے بلاک لیٹرز میں لکھ کر دفتر ہذا کو بھجوائیں تا خط و کتابت کرنے میں آسانی ہو۔ موصی احباب خود بھی اپنا مکمل ایڈریس بلاک لیٹرز میں صاف صاف لکھ کر دفتر ہذا کو براہ راست بھجوائیں۔ ایڈریس نہ ہونے کی وجہ سے خط و کتابت میں دقت پیش آتی ہے۔ اُمید ہے کہ اوّلین فرصت میں یہ کام کیا جائے گا۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

تحریک جدید اور احمدی مستورات

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۵/۱۱/۸۲ کے خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے سالِ نَو کا اعلان فرماتے ہوئے اس کے دفتر سوم کی تمام تر ذمہ داری لجنہ اماء اللہ پر عائد فرمائی ہے۔ اس سلسلہ میں بھارت کی تمام لجنات کو دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے بتاریخ ۱۳/۱۲/۸۲ ایک خصوصی سرکلر چٹھی بھجواتے ہوئے گزارش کی گئی تھی کہ عہدیدارانِ لجنات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشادِ گرامی کی تعمیل میں تمام بہنوں کو اس عظیم الشان مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی پُر زور تحریک کریں اور اپنی مساعی کے خوش کن نتائج سے دفتر مرکزیہ کو آگاہ کریں تا حال اس سلسلہ میں لجنات کی طرف سے بہت ہی کم رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ امید ہے عہدیدارانِ لجنات کو اس اعلان کے ذریعہ دوبارہ یاددہانی کرائی جا رہی ہے کہ وہ جلد از جلد اس تعلق سے اپنی کارگزاری کی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔

بہنوں کو اس امر کا بھی بخوبی علم ہے کہ وقفِ جدید کا سالِ نَو یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ مورخہ ۳۱/۱۲/۸۲ کے خطبہ جمعہ میں اس بابرکت مالی تحریک کے نئے سال کا بھی باضابطہ اعلان فرما چکے ہیں۔ عہدیدارانِ لجنات تمام بہنوں اور بچیوں سے تحریک جدید کے ساتھ ساتھ وقفِ جدید کے بھی نئے وعدے حاصل کرکے دفتر لجنہ مرکزیہ کو بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی کو بارآور اور نتیجہ خیز بنائے آمین۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

تصحیح

بدر جریدہ ۱۷ فروری ۸۳ء کے صفحہ ۶ کالم نمبر ۳ اوپر سے نیچے ۱۹ویں سطر میں مسجد احمدیہ کرائیڈن کے افتتاح کی تاریخ غلطی سے ۱۷ ستمبر لکھی گئی ہے۔ جبکہ صحیح تاریخ ۱۷ اکتوبر ہے قارئین کرام اس کے مطابق درستی فرمالیں۔ (ادارہ)

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ - کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

"الخیر کلّہ فی القرآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA — PHONE 23-9302

CARD BOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- تپسیا ربر ورکس

۸۴/۲ تپسیا روڈ - کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام صفحہ ۶ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی پوِن مل

نمبر ۱۸-۲-۵۰
فلک نما
حیدرآباد - ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس - ۲ تپسیا روڈ - کلکتہ ۳۹ ۷۰۰۰

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA-39.

تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE"
ٹیلیفون نمبرز 23-5222 / 23-1652

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM

برائے ایمبسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر

بال ... ٹیپر بیئرنگ کے ڈسٹری بیوٹر SKF

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS,

16 - MANGOE LANE CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS.

32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004
PHONE No. 76360.

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین - فوم - چمڑے - جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ

بہترین، معیاری اور پائیدار

سوٹ کیس - بریف کیس - سکول بیگ -
ایئر بیگ - ہینڈ بیگ - (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس - منی پرس - پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES
17 - A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDA CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY - 400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:۔ احمدیہ مسلم مشن۔ ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۱۷۔ فون نمبر:۔ ۴۴۳۴۷۱۷

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:۔

"حیاء بھی ایمان کا ایک حصہ ہے" (سنن ابوداؤد)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام:۔
"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔" (کشتی نوح)

پیشکش:۔
محمد امان اختر۔ نیاز سلطانہ پارٹنرز

ملینیم موٹرس

۳۲۔ سیکنڈ مین روڈ
سی۔ آئی۔ ٹی کالونی
مدراس ۔ ۶۰۰۰۰۴

ارشاد نبوی

لَا یَشْکُرُ اللّٰہَ مَنْ لَا یَشْکُرُ النَّاسَ (ابوداؤد)

ترجمہ:۔ وہ شخص خدا کا بھی شکر گزار نہیں جو آدمیوں کا شکر گزار نہ ہو۔

محتاج دعا:۔ یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالےٰ

ایمپائر ٹی وی اور ریڈیو۔ نیز اوشا کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس۔

احمد الیکٹرانکس (یاری پورہ کشمیر)	گڈلک الیکٹرانکس (اسلام آباد کشمیر)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو ... کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو ... نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو ... خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(از کشتی نوح)

M.MOOSA RAZA SAHEB & SONS
No. 6. ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM. MOOSA RAZA } BANGALORE-2.
PHONE. 605558.

حیدرآباد میں   فون نمبر:۔ 42301

پلینٹ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئر شاپ (آغا پورہ)

۱۶-۱-۴۸۷ سعید آباد۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶   ٹیلیگرام:۔ سٹار بون

سٹار بون مِل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز:۔ کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس۔ ہارن ہوفس وغیرہ!

(پتہ)
نمبر ۲۴۰/۴/۲/۲ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

پیش کرتے ہیں:

آرام دہ مضبوط ... زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، ہیٹر ربر، پلاسٹک ... کے جوتے